وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۔ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR بدر QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

Reg. No. L. CCLXXXVIII

عام قیمت پیشگی ۔ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد | Regd. No. L. CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدّد بریں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | یکم ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ۔ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۸ مگھر سمبت ۱۹۶۸ | نمبر ۶

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا ۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت ۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں [illegible] رہیگا اور کسی [illegible] کے وارد ہونے پر اس سے [illegible] پھیر دیگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھاوے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست ۔ بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن ۔ جاں شود با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است ۔ منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است ۔ منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب ۔ نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پرپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہ — مرزا غلام احمد — مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

Regd No L. C. C. L.

قیمت چار روپے

یوم ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۸ مگھر سمت ۱۹۶۸

نمبر ۶/۷

بھائیو! قادیاں آؤ گے تم — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ — نور دین مصطفے پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھاوے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شود با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ اہل بیت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہین درس قرآن شریف روزانہ مسجد اقصےٰ مین بعد نماز عصر ہوتا ہے اور صبح کے وقت حضور خلیفۃ المسیح عورتون کو درس قرآن شریف دیتے ہین جس مین ایک بڑی جماعت عورتون کی حاضر ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ المومنین بمعیّت حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب و جناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب بخیر و عافیت واپس قادیان پہونچ گئی ہین حضرت صاحبزادہ کا ایک لکچر لودیانہ مین ہوا اس ہفتہ مین حاجی نذر محمد صاحب غزنی سے بابو عبد المجید صاحب لاہور سے و دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ عرب صاحب مولوی فاضل عبد الحی ایک کتاب بنام احمدیّہ پاکٹ بک تالیف کر کے چھپوانے کی فکر مین ہین۔ جس مین اُنھون نے سلسلہ حقہ کے دلائل کو جمع کیا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کسی پرائیویٹ کام پر گوازہ پیف لے گئے ہین۔ ڈاکٹر آلٰہی بخش صاحب میانوالی سے بخیریت واپس آگئے ہین اور خبر لائے ہین کہ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب اب بفضلہ تعالےٰ تندرست ہین۔ **مہمان خانہ** قادیان کے ہوشیار اور لائق کارکن میر احمدؐ صاحب قریشی صاحب آنیوالے مہمانون کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ سب جاڑے کا لیتالحاف وغیرہ ساتھ لایا کرین۔ یہان اِتنا سامان نہین کہ مہیا کیا جاسکے۔ گذشتہ اتوار کو بٹالہ سے ایک ٹیم یہان میچ کے واسطے آئی یہان کے بچون نے اُن سے اکی کا میدان جیتا۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب کی بیوی لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد فوت ہوگئی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے! اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ مقبرہ بہشتی مین دفن کیا گیا ہے۔ سیالکوٹ سے خبر آئی ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹی جن کا نکاح یہین قادیان ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انہین فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ دُعا ہے کہ مولود مسعود نیک ہو اور صحت کے ساتھ لمبی عمر پائے۔

میان محمد یوسف صاحب ایک احمدی رفیق خان صاحب کے ہمراہ مردان ضلع پشاور سے تشریف لائے اور دو دن یہان مقیم رہے۔

لکھنؤ سے خبر آئی ہے کہ وہان کی احمدی جماعت نے ایک مسجد مین بہ اجازت اس کے متوّلی کے بہ امامت مولوی رونق علی صاحب احمدی رودلوی نماز جمعہ ۱۰ نومبر کو ادا کی۔ اس جمعہ مین چند غیر احمدی بھی شریک ہوتے۔ مولوی صاحب موصوف نے خطبہ مین من جملہ اور لطائف کے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ اسلام اپنی انتہائی تنزل کو پہونچ چکا تو پھر اس کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک عظیم الشان مجدّد مبعوث کیا گیا ہے۔ جس نے دین محمّدی کو زندہ کر دیا اور اسلام کے قالب مین ایک نئی رُوح پھونک دی۔ اس مامور من اللہ کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نسبت ہے۔ اس کی تمثیل ایسی ہے۔ جیسے بانسری بجانے والے کے ہونٹ سے اتصال رکھتی ہے۔ اور بجانے والا اپنے نغمہ کو بذریعہ بانسری کے لوگون کے کانون مین پہونچاتا ہے اور بظاہر وہ آواز بانسری کی آواز کہی جاتی ہے مگر فی الحقیقت بجانے والے کی آواز ہوتی ہے۔ اسی طرح اس مامور من اللہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس رُوح کے ساتھ ایسا کامل اتصال ہے۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی رُوح اقدس اس مامور من اللہ کے ذریعہ سے سب کام کرتی ہے۔ اور اس مامور کی آواز آنحضرتؐ ہی کی آواز ہے اسلئے اس مامور من اللہ کو آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز کہا جاتا ہے۔

اطلاع

جس بھائی کو کاغانی لوئیان یا میرانی تولہ سے یا میرے کا سرمہ فی تولہ ؏ مطلوب ہو درخواست یا قیمت بھیجدے۔ راقم محمد یمین احمدی از مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

سالانہ جلسہ ۔ احمدیّہ قادیان مین ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ۔

درخواست جنازہ۔ برادر علی احمدؐ اپنے بھائی امان خان کی اہلیہ مرحومہ کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت مین پیش کرتے ہین۔

ضرورت ملازمت۔ ایک لڑکا جو روٹی پکانا جانتا ہے کسی احمدی کے پاس اس کام پر نوکری کرنا چاہتا ہے۔

قیصر معظم جارج کی عزت مین جبرالٹر کی رونق افروزی بسبب تندی موسم منسوخ رہی۔

گورنمنٹ نے جنگ طرابلس کے متعلق جو اعلان غیر جانبداری کا شائع کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی لڑنے والی سلطنت کی فوج مین بھرتی نہ ہو نہ ان کے لئے کوئی جہاز بنائین جرمنی مین سخت زلزلہ ۱۷۔ نومبر کو محسوس ہوا۔

طرابلس مین بارش سخت ہو رہی ہے اس سے بھی اٹلی کا نقصان ہے۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ اٹلی والون نے طرابلس کو بالکل خالی کر دیا ہے۔ خبر ہنوز تصدیق طلب ہے۔

چین مین بغاوت جاری ہے۔ یورپ مین فوجین بھی وہان اپنے جہازون مین چلی گئی

ڈاک ولائت

اِس سے بڑھکر خود غرضی کا نمونہ کہان ملیگا؟

امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲ ستمبر ۱۱ء کے پرچے مین لکھتا ہے۔ عیسائی یسوع کو کیون مانتے ہین؟ کیا اس لئے کہ اس نے کوئی اخلاقی تعلیم دی؟ ہرگز نہین۔ پھر کیا اِس لئے کہ اُس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہین پھر کیا۔ اِس لئے کہ اُس نے عمر بھر غریبون کے ساتھ بسر کیا اور امیرون کو بُرا کہا؟ ہرگز نہین۔ پھر کیا اِس لئے کہ اس نے لعزز سے پیار کیا اور دولت مندون سے نفرت کی؟ ہرگز نہین۔ پھر کس واسطے عیسائی لوگ یسوع کو مانتے ہین۔ صرف اس واسطے کہ وہ صلیب پر مرگیا اور ان کے گناہون کا کفارہ ہوا (بخیال ان کے) کیا خالص خود غرضی کی کوئی مثال اس سے بڑھکر دنیا مین ہوسکتی ہے؟

پوپ کی دیانت

کوئی صاحب جیمز ایف مارٹن نام مذکورہ اخبار کے پرچے مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۱ء رقمطراز ہے۔ "پوپ اپنے پہلے پوپون کی طرح جرم کو جرم نہین سمجھتا۔ اور اٹلی کے طرابلس پر قزاقانہ حملے کو صرف اس واسطے جائز قرار دیتا ہے۔ کہ اس طرح مشن کے کام مین سہولت حاصل ہوگی۔ اِس لئے پوپ نے حکم دیا ہے کہ اٹلی کی کامیابی کے واسطے دُعائین مانگی جاوین تعجّب ہے۔ کہ تمام دنیا مین ایک واحد دیانت دار رومن کیتھلک عیسائی نہین ہے۔

عیسائی سیاحون کے معلومات کا نمونہ

ایک عیسائی سیاح ہین رو ڈس واڈیس نام بیت المقدس کی سیر کر کے واپس اپنے وطن کو گئے ہین جو ملک امریکہ مین ہے۔ اور انھون نے وہان کے ایک رسالہ بنام نائی لس مین اپنا سفرنامہ شائع کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ماہ نومبر ۱۱ء کے پرچہ مین ان کے سفرنامے کا دوسرا نمبر شائع ہوا ہے۔ اس مین من جملہ اپنے دیگر معلومات کے وہ مذہب بابی اور بہائی کے متعلق بھی اپنی تحقیقات لکھتے ہین اور فرماتے ہین۔ کہ اِس فرقے کے بانی کا نام عبد البہا تھا۔ عبد کے معنے ہین خدا اور بہاء کے معنے ہیں طاقت ؂

[illegible]

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ اہل بیت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں درس قرآن شریف روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عصر ہوتا ہے اور صبح کے وقت حضور خلیفۃ المسیح عورتوں کو درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ جس میں ایک بڑی جماعت عورتوں کی حاضر ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ المومنین بمعیت حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب و جناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب بخیر و عافیت واپس قادیان پہنچ گئی ہیں حضرت صاحبزادہ کا ایک لیکچر لودیانہ میں ہوا اس ہفتہ میں حاجی نذر محمد صاحب غزنی سے بابو عبد الحمید صاحب لاہور سے و دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرب صاحب مولوی فاضل عبد الحی ایک کتاب بنام احمدیہ پاکٹ بک تالیف کرکے چھپوانے کی فکر میں ہیں۔ جس میں انہوں نے سلسلہ حقہ کے دلائل کو جمع کیا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کسی پرائیویٹ کام پر پھگواڑہ تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب میانوالی سے بخیریت واپس آگئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اب بفضلہ تعالےٰ تندرست ہیں۔ مہمان خانہ قادیان کے ہوشیار اور لائق کارکن میر احمد صاحب قریشی صاحب آئندہ کے مہمانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ سب جاڑے کا بستر لحاف وغیرہ ساتھ لایا کریں۔ یہاں اتنا سامان نہیں کہ مہیا کیا جاسکے۔ گذشتہ اتوار کو بٹالہ سے ایک ٹیم یہاں میچ کے واسطے آئی یہاں کے بچوں نے ان سے ہاکی کا میدان جیتا۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب کی بیوی لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد فوت ہوگئی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ہے۔ سیالکوٹ سے خبر آئی ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹی جن کا نکاح یہیں قادیان ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ مولود مسعود نیک ہو اور صحت کے ساتھ لمبی عمر پائے۔ میاں محمد یوسف صاحب ایک احمدی رفیق خان صاحب کے ہمراہ مردان ضلع پشاور سے تشریف لائے اور دو دن یہاں مقیم رہے۔ لکھنؤ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعت نے ایک مسجد میں۔ اجازت اس کے متولی کے بامامت مولوی روشن علی صاحب احمدی رودولوی نماز جمعہ ۱۰ نومبر کو ادا کی۔ اس جمعہ میں چند غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ مولوی صاحب موصوف نے خطبہ میں من جملہ اور لطائف کے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ اسلام اپنی انتہائی تنزل کو پہنچ چکا تو پھر اس کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک عظیم الشان مجدد مبعوث کیا گیا ہے۔ جس نے دین محمدی کو زندہ کر دیا اور اسلام کے قالب میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت ہے۔ اس کی تمثیل ایسی ہے۔ جیسے بانسری بجانے والے کے ہونٹوں سے اتصال رکھتی ہے۔ اور بجانے والا اپنے نغمہ کو بذریعہ بانسری کے لوگوں کے کانوں میں پہنچاتا ہے اور بظاہر وہ آواز بانسری کی آواز کہی جاتی ہے مگر فی الحقیقت بجانے والے کی آواز ہوتی ہے۔ اسی طرح اس مامور من اللہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس روح کے ساتھ ایسا کامل اتصال ہے۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی روح اقدس اس مامور من اللہ کے ذریعہ سے سب کام کرتی ہے۔ اور اس مامور کی آواز آنحضرت ہی کی آواز ہے اسی لئے اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز کہا جاتا ہے۔

اطلاع جس بھائی کو کاغانی لوئیاں یا میرانی تولے، یا میرے کا سرمہ فی تولہ ۶ کا مطلوب ہو درخواست بانیت(?) بھیجدے۔ راقم محمد یٰسین احمدی از مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

سالانہ جلسہ۔ احمدیہ قادیان میں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ۔

درخواست جنازہ۔ برادر علی احمد اپنے بھائی امام الدین(?) کی اہلیہ مرحومہ کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

ضرورت ملازمت۔ ایک لڑکا جو روٹی پکانا جانتا ہو کسی احمدی کے پاس اس کام پر نوکری کرنا چاہتا ہے۔

قیصر معظم جارج کی عزت میں جبرالٹر کی رونق افروزی بسبب تندی موسم منسوخ رہی۔

گورنمنٹ نے جنگ طرابلس کے متعلق جو اعلان غیر جانبداری کا شائع کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی لڑنے والی سلطنت کی فوج میں بھرتی نہ ہو نہ ان کے لئے کوئی جہاز بنائیں جرمنی میں سخت زلزلہ ۱۷ نومبر کو محسوس ہوا۔

طرابلس میں بارش سخت ہو رہی ہے اس سے بھی اٹلی کا نقصان ہے۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ اٹلی والوں نے طرابلس کو بالکل خالی کر دیا ہے۔ خبر ہنوز تصدیق طلب ہے۔

چین میں بغاوت جاری ہے۔ یورپین لوگ بھی وہاں اپنے جہازوں میں چلے گئے

ڈاک ولائیت

اس سے بڑھکر خود غرضی کا نمونہ کہاں ملیگا؟

امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کے پرچے میں لکھتا ہے۔ عیسائی یسوع کو کیوں مانتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ اس نے کوئی اخلاقی تعلیم دی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہیں پھر کیا۔ اس لئے کہ اس نے عمر بھر غریبوں کے ساتھ بسر کیا اور امیروں کو برا کہا؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے لعزر سے پیار کیا اور دولت مندوں سے نفرت کی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کس واسطے عیسائی لوگ یسوع کو مانتے ہیں۔ صرف اس واسطے کہ وہ صلیب پر مرگیا اور ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا (بخیال ان کے)۔ کیا خالص خود غرضی کی کوئی مثال اس سے بڑھکر دنیا میں ہوسکتی ہے؟

پوپ دیانت

کوئی صاحب جیمز ایف مارٹن نام مذکورہ اخبار کے پرچے مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء رقمطراز ہے۔ کہ پوپ اپنے پہلے پوپوں کی طرح جرم کو جرم نہیں سمجھتا اٹلی کے طرابلس پر قبضہ کرنے کو صرف اس واسطے جائز قرار دیتا ہے۔ کہ اس طرح مشن کے کام میں سہولت حاصل ہوگی۔ اس لئے پوپ نے حکم دیا ہے کہ اٹلی کی کامیابی کے واسطے دعائیں مانگی جاویں تعجب ہے۔ کہ تمام دنیا میں ایک واحد دیانت دار رومن کیتھلک عیسائی نہیں ہے۔

عیسائی سیاحوں کے معلومات کا نمونہ

ایک عیسائی سیاح ہنری روڈس والس نام بیت المقدس کی سیر کرکے واپس اپنے وطن کو گئے ہیں جو ملک امریکہ میں ہے۔ انہوں نے وہاں کے ایک رسالہ بنام نائی لس میں اپنا سفرنامہ شائع کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ۸ ماہ نومبر ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں ان کے سفرنامے کا دوسرا نمبر شائع ہوا ہے۔ اس میں من جملہ اپنے دیگر معلومات کے وہ مذہب بابی اور بہائی کے متعلق بھی اپنی تحقیقات لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ اس فرقے کے بانی کا نام عبد البہا تھا۔ عبدل کے معنے ہیں خدا اور بہاء کے معنے ہیں طاقت ؛

کلامِ مسیح موعودؑ

(پورانی نوٹ بک سے کچھ)

(۱۸۹۶ء) **فرمایا** حضرت مسیح کی آمد کے واسطے جو لفظ آیا ہے وہ نزول ہے اور رجوع نہیں ہے۔ اوّل تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آتا ہے وہ رجوع ہے اور رجوع کا لفظ حضرت عیسیٰ کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا- دوم- نزول کے معنے آسمان سے آنے کے نہیں ہیں- نزیل مسافر کو کہتے ہیں +

فرمایا ہم نے جو مخالفین پر بعض جگہ سختی کی ہے- وہ ان کے تکبر کو دُور کرنے کے واسطے ہے- وہ سخت باتوں کا جواب نہیں- بلکہ علاج کے طور پر کڑوی دوائی ہے- الحقّ مُرٌّ- لیکن ہر شخص کے واسطے جائز نہیں کہ وہ ایسی تحریر کو استعمال کرے- جماعت کو احتیاط چاہیئے ہر ایک شخص اپنے دل کو پہلے ٹٹول کر دیکھ لے کہ صرف ضد اور دشمنی کے طور پر ایسے لفظ لکھ رہا ہے یا کسی نیک نیت پر یہ کام مبنی ہے +

فرمایا- مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہیئے- بلکہ زیادہ تر دُعا سے کام لینا چاہیئے- اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہیئے +

کلامِ امیر

مجبی مکرمی سید بشارت احمد صاحب جو چند روز قادیان میں رہے- تو وہ ایک عاشقِ صادق کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے اور حضور کی باتوں کو اکثر قلمبند کرتے رہتے- اُنہوں نے از راہِ عنایت ایک ڈائری بھیجی ہے- اس اخبار میں سب سے اوّل اُسی کو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

فرمایا- کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مکان میں رہنا چاہیئے ورنہ بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں- اور ہم نے خود دیکھا ہے کہ انسانی شرم حیا جاتی رہتی ہے +

فرمایا- دلمن الکلم الیوم- لفظ کن مدت دراز کے لئے نہیں کہا جاتا ہے اور لفظ کا چونکہ اونچا جاتا ہے یہ دوام کے لئے آسکتا ہے- جو لوگ کہ شرار تناروت کے قائل نہیں ان کا اس سے رد ہو سکتا ہے کہ وہاں لَن فرمایا ہے نہ کہ لا +

فرمایا- میں ابتدا سے غور کرتا آیا اور اب بھی غور کرتا ہوں- اگرچہ کہ بوڑھا ہو گیا ہوں- مگر اب بھی فرصت کے اوقات میں سوچتا رہتا ہوں لیکن پھر بھی ابتک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا بات ہو جاتی ہے کہ جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر لوگوں کی بیباکی بڑھتی جاتی ہے +

فرمایا- کہ السلام علیکم کو رواج دیں- اسکی یہانتک تاکید ہے کہ اگر خالی مکان میں بھی کبھی جانا ہو تو السلام علینا وعلےٰ عباد اللہ الصالحین کہیں +

فرمایا- امراء کا فرقہ اباحی ہوتا ہے اِلّا ماشاء اللہ +

فرمایا- ہندو- چینی- جاپانی- یہ ایرانی مذہب کی ہی گویا شاخ ہیں +

فرمایا- عیسائیوں کی دیکھا دیکھی سکھوں نے بھی گرو صاحب کی نسبت یہ معجزہ مشہور کر رکھا ہے کہ انہوں نے مرا ہؤا ہاتھی زندہ کیا تھا- غالباً انہوں نے یہ خیال کیا کہ انسان تو چھوٹی چیز ہے البتہ ہاتھی عظیم الشان چیز ہے اس میں معجزہ کی اور بھی شان ہے +

فرمایا- مسیح کے دو کاندھوں والے فرشتوں کے جواب میں فرمایا کہ ہر ایک شخص کے دونوں بازوؤں پر بھی کراماً کاتبین رہتے ہیں- اور اس بات کو سب جانتے ہیں اور پھر یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کی نماز میں جو لوگ آتے ہیں تو مسجد کے دروازہ پر بھی دو فرشتے ہر ایک کا نام لکھتے کھڑے ہوتے ہیں- لیکن آجتک ان ہر دو کو بھی کسی نے نہ دیکھا تو پھر مسیح کے کاندھوں والے فرشتے کیوں دکھلائی دیں +

فرمایا- حقیقت و مجاز کا تفرقہ تیسری صدی میں ہؤا ہے ورنہ اس کے پہلے حقیقت و مجاز تھا ہی نہیں +

فرمایا- وُحِیَّ قبر کے کتبہ کو کہتے ہیں اور وحی بھی اس ہی لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان کے دل میں مثل پتھر کے کندہ کے گڑ جاتی ہے +

فرمایا- ایک بزرگ محی الدین ابن عربی کے شیخ تھے وہ اپنا گذارہ اس قسم سے کیا کرتے اور کچھ ایسے تکلّف سے رہتے- جیسے کوئی بادشاہ کا مہمان ہو- تو تکلّف کرتا ہے- ایک مولوی نے پوچھا کہ حضرت نہ تو آپ پکاتے ہیں اور نہ کوئی کاروبار معیشت مہیا کرتے ہیں- پھر آپ کیونکر اس طرح گزارہ کرتے ہیں- تو فرمایا- خبردار- خاموش رہیو- کیا تم کو خبر نہیں- کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان ہو- تو وہ خود ہی اپنی ضروریات کے لئے کوشش نہیں کرتا- بلکہ میزبان تمام ضرریات کا کفیل ہوتا ہے تو پھر میں جبکہ خدا کا مہمان ہوں کہ جس کا گھر تمام جہان ہے تو پھر مجھ کو اپنے ضروریات کے لئے کیسے اپنی فکر کرنی چاہیئے- چونکہ مولوی ہوتے ہیں ہشیار- وہ ایک کتاب اُٹھا لائے اور سامنے پیش کر دی- کہ دیکھیے حضرت حدیث میں تو لکھا ہے کہ انسان کسی کے گھر جاوے تو تین دن سے زائد مہمان نہ رہے- محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ یہاں تو میں بھی حیران ہو گیا- اور سمجھ گیا کہ اس سوال پر تو شیخ بھی لاجواب ہونگے- لیکن تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد شیخ نے مجھے فرمایا کہ دیکھو جی ان کی حدیث کی قرآن سے مطابقت کر کر جواب دیدو- قرآن میں چونکہ لکھا ہے کہ (یوماً عند ربک کالف سنۃ) تو پس اس لحاظ سے ہم تین ہزار سال تک بھی مہمان رہ سکتے ہیں- فرمایا کہ یہ ایمانی حالت ہے اور بسا اوقات ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے +

فرمایا- کُن پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ خطاب کس کی جانب ہے- اگر کہو کہ مخلوقات و اشیاء کے جانب تو یہ اعتراض ہوگا کہ پھر کُن کے کہنے کے پہلے جب یہ موجود تھے تو کُن کے بعد کیا پیدا ہؤا- فرمایا- جواب یہ ہے کہ کن کا اطلاق علم الٰہی پر ہے- چونکہ اس کا مخاطب علم الٰہی

ہی ہے۔ یورپ کے بعض نو مسلم انگریزوں کی یہ خواہش پیش کی گئی کہ نماز کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرا کر بھیجدیا جائے۔ فرمایا کہ الحمد اور قل ھو اللہ تو عربی زبان میں پڑھنا ضرور ہے۔ باقی دُعائیں اپنی زبان میں پڑھ لیا کریں اگر اس قدر عربی بھی نہیں آسکتی۔ تو پھر ہمیں ایسوں کی ضرورت بھی نہیں +

فرمایا۔ حضرت صاحبؑ تو ترجمہ کے بہت مخالف تھے فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو حدیثوں کا ترجمہ ہوا ہے تو اصل الفاظ سے روک دیتا ہے +

فرمایا۔ ایک بزرگ حج کو جا رہے تھے اور ایک دُنیا دار مرید بھی ساتھ تھا۔ اُس نے ایک وقت کہا کہ شیخ ریت میں نعلین کے تسمہ ٹوٹ جایا کرتے ہیں چند تسمہ ہمراہ رکھ لینا چاہیئے۔ انہوں نے تو انکار کر دیا لیکن ہشیار مرید نے ساتھ رکھ لیا۔ جب دونوں چلے تو اتفاقاً راستہ میں شیخ کی نعلین کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ مرید نے کہا کہ ہمارا تسمہ ٹوٹ گیا ہے۔ ذرا دیکھنا کہ یہاں کہیں تسمہ تو نہیں چونکہ حج کے لئے بہت سے قافلے جاتے ہیں ممکن ہے کہ کسی کا تسمہ گر گیا ہو۔ جب مرید نے تلاش کیا تو ایک تسمہ مِل ہی گیا اور پھر آگے بڑھے۔ اتفاقاً دوسرے وقت پھر تسمہ ٹوٹ گیا پھر بھی مرید کو تلاش کرنے کو کہا۔ چونکہ کوشش انبیاء کی سنت ہے پس پھر تلاش پر اور ایک تسمہ مِل گیا مرید نے عرض کیا۔ شیخ میں تو ناحق بوجھ اُٹھا کر اپنے ساتھ تسمہ لایا۔ یہاں تو ضرورت پر خود ہی تسمے مِلتے ہیں +

مکہ معظمہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ نہر زبیدہ خاتون فرات و دجلہ سے نہیں لائی گئی۔ بلکہ بہت سے چشموں کو جمع کر کے نکالی گئی ہے۔ اور جبکہ اُس کا حساب انجینئروں نے پیش کیا تو اس وقت وہ دجلہ کے محل پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس وقت کئی کروڑ کی بر آورد بھی پیش کی گئی تو وہ کاغذات دریا میں پھینک کر کہا کہ جو کام خدا کے لئے ہو۔ اُس کا حساب کیا۔ فرمایا۔ پہلے مسلمان بڑے اولوالعزم تھے اب وہ بات نہیں رہی۔ بدوؤں کی مسافر نوازی و صلہ رحمی پر فرمایا۔ چند ہندوستانی راستہ بھٹک کر جنگل میں یکایک ایک قزاق بدوی کے مکان پر چلے گئے۔ اُس نے دریافت کیا کہ کیسے یہاں پر پہنچ گئے تو سبھوں نے کہا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں پھر اس نے پوچھا کہ سچ سچ کہو کہ تمہارے ہاں کچھ پیسہ بھی ہیں یا نہیں۔ چونکہ وہ سب قلاش ہو گئے تھے سبھوں نے صاف صاف کہدیا کہ ٹکا بھی پاس نہیں جب اُن کے کہنے پر اُسے یقین آگیا۔ تو تب اُس نے کہا کہ اچھا یہ جو تربوز کا کھیت ہے اُس کو لوٹ لو۔ وہ لوگ خوشی خوشی تمام کھیت صاف کرنے لگے اور خوب خوب کھایا .... جب وہ اچھی طرح سُستا لئے تو دوسرے روز بدوی نے کہا کہ اب چلو۔ میں تم لوگوں کو راستہ پر چھوڑ دیتا ہوں۔ چنانچہ اپنے اپنے نئے مہمانوں کو لیکر بڑی بڑی پیچدار گھاٹیاں طے کراتے ہوئے راستہ پر لا کھڑا کر دیا۔ اور پھر پوچھا کہ سچ کہو تمہارے ہاں کوئی پیسہ وغیرہ تو نہیں۔ لہذا اُس نے اپنے مزید اطمینان کے لئے جامہ تلاشی لی اور کہا کہ اگر تمہارے نزدیک سے کچھ نکلتا تو میں تم سب کو مار ڈالتا۔ اور پھر کہنے لگا کہ دیکھو یہ کھیت جو تم نے لوٹ لیا اور اُجاڑ دیا۔ یہ میرے تمام سال کا آذوقہ اور کمائی تھی لیکن تم کو مفلس دیکھکر میں نے اُسے لُٹا دیا۔ اب کہو کہ تم لوگ رکھ کر بھی ہم کو نہیں دیا کرتے تو پھر ہمارا لے لینا ظلم کیسے ہوا۔ ہم کبھی ظلم نہیں کرتے۔ مجھے یہی تبلانا مقصود تھا۔

سید بشارت احمدؐ

خدا تعالیٰ کی معیت

فرمایا۔ ہمارا خیال ہمارے دماغ میں بھی ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہ بھی چلا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے نزول کو سمجھو۔ اس سے نہ تو استواءٗ علی العرش میں فرق آتا ہے۔ اور نہ تبدیل مکانی کی ضرورت ہے۔ پھر خواب کے عجائبات پر غور کرو۔ ظاہر ہے کہ نزول کے واسطے جسم کی ضرورت نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ معنا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کا ساتھ ہونا اور ہر جگہ موجود ہونا یکساں نہیں ہوتا کسی نہ کسی رنگ کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ ماننا پڑیگا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا اسی قسم سے فرعون کے ساتھ بھی تھا +

فرمایا۔ ہم مانتے ہیں کہ معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا۔ بیداری بھی تھی اور جسم بھی تھا مگر اُس کی کیفیت کیا تھی۔ یہ جدا بات ہے۔ معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو جنت میں اپنے آگے آگے چلتے پایا۔ بلال کے پاؤں کی جوتوں کی آہٹ سُنی۔ یہ قابل غور بات ہے +

فرمایا۔ دیکھو ایک لفظ ہے بیٹھنا۔ پھر اس کے کس قدر معانی ہیں۔ دیوار بیٹھ گئی۔ تخت پر بادشاہ بیٹھا۔ کسی کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔ ساہوکار بیٹھ گیا۔ (دیوالہ نکل گیا) کسی کی بات ہمارے دل میں بیٹھ گئی +

ظاہر ہے کہ سب بیٹھنے ایک طرح کے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ وراء الورا۔ اور لیس کمثلہ ہے اس لئے اس کا بیٹھنا بھی اور اسکی معیت بھی جدا کیفیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر جس قدر شبہات پیدا ہوتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی ذات کو لوگ قیاس کر لیتے ہیں اور کسی نہ کسی چیز سے اُسکی تشبیہ دے لیتے ہیں +

اقرار کو پورا کرو

فرمایا۔ جو سُنتے ہیں۔ وہ سُنیں اور جن تک آواز نہیں پہنچتی۔ ان کو سُنا دیں۔ کہ تم کو بیعت کرنے پر کوئی مجبور نہیں کرتا۔ کوئی مارتا نہیں کہ ضرور بیعت کرو۔ ہم کسی کو بُلاتے نہیں۔ کسی پر زور نہیں دیتے۔ یہاں بعض عورتیں ہیں جو بیعت میں داخل نہیں۔ حالانکہ ان کے مرد ہیں۔ ان عورتوں پر کوئی زور نہیں ڈالا جاتا۔ پس جب بیعت اپنے ارادے اور خوشی سے ہے تو اُس پر پکے رہو۔ اپنے عہد کو پورا کرو۔ بعض آدمی بڑے مضبوط اور راستباز ہوتے ہیں۔ جب اقرار کرتے ہیں۔ اُس پر قائم رہتے ہیں۔ اور اُسے پورا کرتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ اس خیال میں رہتے ہیں۔ کہ اگر بیعت کرنے کے بعد کوئی نفع دنیوی حاصل ہو گیا۔ تب تو پیر صاحب بڑے اچھے اور سلسلہ عمدہ۔ اور اگر ذرا ابتلاء آگیا تو پھر کچھ بھی نہیں۔

واقعات انبیاء سے سبق

فرمایا۔ انبیاء کا جو بیان قرآن شریف میں ہے اس میں ہمارا حصہ یہ ہے کہ ہم غور کریں کہ مومن پر کیسے ہی مصائب آجاویں۔ اور بظاہر ہلاکت نظر آوے۔ اور بڑے مشکلات دکھلائی دیں۔ اور نفس کمزوری دکھلائے کہ تو تباہ ہو جائے گا تو نفس کو جواب دینا چاہیئے کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر سخت ابتلاء انبیاء پر آئے۔ مگر وہ تباہ نہ ہوئے بسبب اپنے ایمان کے اور راستبازی کے وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اس طرح ہم بھی انشاء اللہ کامیاب

ہونگے۔ خدا تعالےٰ ہماری نصرت کرے گا +

فرمایا۔ تکالیف۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ مقدمات ہوتے ہیں۔ عداوتیں کی جاتی ہیں لیکن یہ سب تھوڑے وقت کے واسطے ہے۔ آخر فتح مومن کی ہے +

قرآن نعمتِ الٰہی ہے

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے موسےٰ کو کتاب دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتاب دی۔ ہاں۔ مجھے بھی کتاب دی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا انعام سب مومنین پر ہے +

بہادر سپاہی

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے بہادر سپاہی بنو۔ بنی اسرائیل کے معنے ہیں۔ بہادر سپاہی کے بیٹے۔ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے جو احکام ہیں۔ وہ تمہارے لئے بھی ہیں +

لفظ ام المومنین کا غلط استعمال

فرمایا۔ کسی شخص نے میری بیوی کو ام المومنین لکھا ہے۔ مجھے یہ ناگوار ہے۔ ہمارے دوستوں کو سوچ سمجھ کر لفظ بولنا چاہیئے۔ میری بیوی تمہاری ماں نہیں۔ ہاں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ماں فرمایا ہے۔ دوسروں کو ماں نہیں کہا۔ ہاں ان معنوں میں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمارے بچوں کو ایماندار بنائے۔ اور ان کی ماں اُن مومنین کی اُم ہے +

المفتی

۳۴۱

ہاتھ دھو کر سکھانا

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ مجالسِ طعام میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر تولیہ یا رومال سے صاف نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ شریعت کا حکم ہے۔ آپ براہ بندہ نوازی اطلاع فرماویں۔ کہ کوئی صحیح حکم اس بارہ میں موجود ہے یا نہیں +

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ السلام علیکم۔ ہرگز قرآن کریم اور حدیث نبی رؤف رحیم میں ہاتھ دھو کر سکھانے کی مخالفت نہیں۔ ہاں ایک بار سرورِ کائنات فخر موجودات خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا۔ تو کسی نے رومال دیا تو آپنے اسوقت رومال لیا نہیں جس سے معلوم ہوتا کہ رومال حسب عادت دیا گیا۔ اور اسوقت نہیں لیا۔ مگر مخالفت دکانا غلط ہے + نور الدین

۳۴۲ **عیدین میں نوافل**۔ فرمایا۔ عیدگاہ میں اسوقت نماز عید کے سوائے کوئی نماز نفل وغیرہ پڑھنی جائز نہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

سال گزشتہ میں بعض احباب کی تحریک پر یہ سوال کہ آیا سالانہ جلسہ ایام تعطیلات کرسمس ماہ دسمبر میں ہوا کرے یا ایام تعطیلات ایسٹر ماہ اپریل میں انجمنہائے احمدیہ کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس وقت اس تفصیل کی ضرورت نہیں کہ کن انجمنوں نے ایک کو ترجیح دی اور کن نے دوسرے کو اور کیا وجوہات ترجیح کی تھیں۔ اس سوال کا آخری فیصلہ ۵- نومبر کے جلسہ معتمدین میں ہو گیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ سے بھی استصواب کر کے آیندہ سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۷- ۲۸- ۲۹- دسمبر قرار دی گئی ہیں۔ سال گزشتہ میں ۲۵- دسمبر سے جلسہ شروع کیا گیا تھا۔ مگر بہت سے احباب جنہوں نے دُور سے آنا تھا پہلے اجلاسوں میں شامل نہ ہو سکے۔ اِسلئے تعطیلات کی درمیانی تاریخیں تجویز کی گئی ہیں۔ تاکہ دُور و نزدیک سے احباب کم از کم پورے تین یوم کے لئے جلسہ میں شامل ہو سکیں۔ یہ خیال کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے متعلق جو جلسہ دہلی میں ہونے والا ہے وہ ہمارے احباب کے اپنے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے میں مانع ہو گا۔ صحیح نہیں ہے۔ جلسہ تاجپوشی ۱۲- دسمبر کو ختم ہو جاوے گا۔ اور پورے دو ہفتہ بعد ہمارا سالانہ جلسہ شروع ہو گا اور یہ وقت ان احباب کے لئے جنہیں جلسۂ دہلی میں حصہ لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ وہاں سے فراغت پا کر اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے کافی ہے +

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گزشتہ دو تین سال میں جو رعایت تخفیف کرایہ کی مِل جایا کرتی تھی وہ اس سال حاصل نہیں ہو سکی۔ اور محکمہ ریلوے نے ان رعایتوں کے علاوہ جو معمولی طور پر تعطیلات کرسمس کے موقعہ پر ہوا کرتی ہیں کسی مزید رعایت کے دینے سے انکار کیا ہے۔ اس لئے کسی درخواست کے کانسشن سرٹیفکٹوں کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ مَیں اپنے دوستوں پر یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ ریل کے کرایہ میں ایک خفیف سی رعایت کا نہ ملنا خدا کی راہ میں قدم اُٹھانے میں ان کے لئے روک نہ ہو گا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کس قدر احسان ہے کہ سفر کے لئے اس نے ایسی آسان راہیں پیدا کر دی ہیں۔ ورنہ ہمارے زمانہ سے پہلے کس قدر صعوبتیں اُٹھا کر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ کامیابی اور ترقی کی یہ علامت ہے کہ ہر ایک مشکل کے وقت قوم کی ہمت اور بھی بڑھے۔ اور ایک عظیم الشان غرض اور مقصد کے بالمقابل مشکلات ایسی ہی معلوم ہوں جیسے ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑھنے کے لئے رستہ کے چھوٹے چھوٹے پتھر یا چھوٹی چھوٹی خاردار جھاڑیاں۔ پس اس سالانہ اجماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اس پر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہجاتے ہیں۔ میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اِس گُر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کرو گے۔ کامیابی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دُنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائے گا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فایدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے +

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ یہ بات احباب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ لنگر خانہ خود اسوقت دو ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اور مزید براں مہمانخانہ کی توسیع کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ ان ضرورتوں پر اب تیسری ضرورت اس مد کی جلسہ سالانہ کے اخراجات ہیں۔ مَیں نے گزشتہ ماہ میں احباب کو ان تینوں ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور مَیں اُمید

کرتا ہوں کہ ہمارے دوست ان ضروریات کے لئے فکر میں ہونگے۔ مگر سردست اخراجات جلسہ سالانہ کا سوال مجھے دوبارہ پیش کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ ۳۰- نومبر تک کافی روپیہ اخراجات کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تاکہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کرلی جاویں۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کم کسی صورت میں نہیں۔ کیونکہ تین دن خاص جلسہ کے اور ایک ایک دن آنے جانے کا۔ کل پانچ دن یہ ہیں اور علاوہ بریں احباب کی آمد در اصل ۲۲- دسمبر سے شروع ہو جاتی ہے اور یکم جنوری تک اچھا مجمع رہتا ہے۔ اس طرح پر جلسہ سالانہ در اصل قریباً گیارہ دن رہتا ہے۔ جن ایام میں سے پانچ یوم فی وقت دو ہزار آدمی کی اوسط ہوگی اور چھ یوم ایک ہزار کے۔ اس طرح پر گویا سولہ ہزار آدمی کا انتظام ایک دن کے لئے کرنا ہے۔ اور ادنےٰ خرچ ۳/ یومیہ فی کس لگانے سے بھی جس میں کھانے کے علاوہ دیگر ضروریات بھی شامل ہونگی۔ تین ہزار روپے خرچ ہوتا ہے۔ اگر یہ خرچ پورا سالانہ جلسہ کے اخراجات کے بلوں میں نظر نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً پانچ یوم سالانہ جلسہ کے رکھ کر باقی خرچ لنگر خانہ میں ڈالدیا جاتا ہے۔ اور ان مہینوں میں لنگر خانہ کا خرچ اس وجہ سے بڑھا رہتا ہے۔ بہر حال اگر جلسہ ضروری ہے۔ تو اس کے اخراجات کے لئے تین ہزار روپے کی ضرورت بھی ہے۔ اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے +

اور یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ امور فرائض میں داخل ہیں۔ جو شخص دیتا ہے وہ اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ اور یہی دینے والے کے لئے زیادہ برکت کا بھی موجب ہے۔ کیونکہ اس سے قربانی کی روح نشوونما پاتی ہے۔ پس میں یہ کہوں گا کہ یہ ضرورت اب سب ضرورتوں پر مقدم ہے۔ بحیثیت قوم احمدی قوم کا یہ فرض ہے کہ پہلے اس خرچ کو پورا کرکے پھر دوسری ضروریات کی طرف توجہ کرے۔ خدا کی راہ میں دینے کی بہت سی راہیں ہیں مگر ایک وقت ہوتا ہے کہ بعض ضرورتوں کو دوسری ضرورتوں پر مقدم کرنا پڑتا ہے میں یہ بھی سب احباب کو اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی وقت گنوایا نہ جاوے۔ اور ہر جگہ فوری کارروائی کیجاوے۔ اس سے پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ سب احباب ایک ایک روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے دیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرح پر چندہ فراہم کرنیکا کا نہ ہی موقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس وقت ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور علاوہ بریں اس وقت سب فنڈوں میں روپے کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عملدرآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم چندہ وصول کیا جاوے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرماویں تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دے دیتے ہیں +

انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچنے پر فی الفور کریں۔ اور فی الفور فہرستیں مرتب کرکے اور روپیہ وصول کرکے اطلاع دیں۔ ۳۰- نومبر تک جسقدر چندے وصول ہونگے ان کی اطلاع انشاء اللہ تعالےٰ سب احباب کو دیجاوے گی۔ مکرر التماس یہ ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو +

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۸- نومبر ۱۹۱۱ء

ڈبل اخبار

حسب وعدہ یہ تیسرا ڈبل اخبار ہے جو بمعہ ضمیمہ بیس ۲۰ صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے +

ایڈیٹر

رسید زر

۱۲- ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالعزیز صاحب ۲۰۸۰ سے   پیر بادشاہ صاحب ۲۳۸۰ عہ

محمد سیف الدین صاحب ۲۸۰۰ للعہ   بابو محمد علیصاحب ۱۷۵۴ للعہ

۱۳- ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی محمد اردڑا صاحب ۴۰۴۰ للعہ   میاں محمد دین صاحب عہ

۱۴- ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام محمد صاحب ۲۲۳۳ عہ   سید شفیق الدین صاحب ۱۷۵۱ للعہ

جان محمد صاحب ۲۱۰۴ عہ   ڈاکٹر مہر دل خانصاحب

چوہدری خدا بخش صاحب ۲۱۵۴ للعہ   ۱۶ ۳۶ .. عہ

۱۵- ستمبر ۱۹۱۱ء   سید محمد صادق صاحب ۲۸ للعہ

بابو محمد حسین صاحب ۲۷۹۵ عہ   منشی نور الدین صاحب ۵۸۹ عہ

۱۶- ستمبر ۱۹۱۱ء

میر بشارت علیخانصاحب ۲۰۵۳ عہ   شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ

۱۸- ستمبر ۱۹۱۱ء

نعمت اللہ خانصاحب للعہ   منشی عبداللہ صاحب ۲۷۶۵ عہ

منشی واحد حسین صاحب ۲۰۸۵ للعہ   چوہدری باغ الدین صاحب

محمد شفیع صاحب ۲۴۲۴ للعہ   ۵۶۷ .. للعہ

۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء

چوہدری حسین بخش صاحب ۲۷۸۵ عہ

۲۰- ستمبر ۱۹۱۱ء

ماسٹر قادر بخش صاحب ۱۴۷۲ عہ   مرزا محمد حسین بیگ صاحب ۲۵۲۴ سے

۲۲- ستمبر ۱۹۱۱ء ...   منشی محبوب عالم صاحب ۲۵۱۶ عہ

مولوی محمد صدیق صاحب ۲۵۱۷ عہ   محمد جعفر خانصاحب ۱۴۹۰ عہ

۲۳- ستمبر ۱۹۱۱ء   حشمت اللہ صاحب احمدی ۲۲۶۷ عہ

عبدالحکیم صاحب ۲۰۳۹ عہ   منشی عبدالغنی صاحب عہ

دین محمد صاحب ۶۶۴ عہ   ظہور خانصاحب انسپکٹر ۲۶۸۷ للعہ

مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب ۲۳۹۹ .. .. .. عہ

۴- اکتوبر ۱۹۱۱ء

مولوی غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ سے   میاں محمد صاحب ۲۲۸۹ سے

ایڈیٹوریل

اصلاح شدہ انجیل

مسٹر نتھومل صاحب نور افشاں میں لکھتے ہیں ”ہمارا دین محبت کا دین ہے اور محبت کی بنیاد پر سب کچھ بنا ہے۔“ اور پھر کلام کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں ”پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں“ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور عمدہ ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب ہاتھی کے دانت نہیں۔ جو صرف دکھانے کے ہیں۔ اور جو کھانے کے ہیں وہ اگرچہ تعداد میں بتیس ۳۲ ہوں گے مگر مسٹر نتھو کا دعوےٰ ہے کہ میں ان میں سے چالیس گالیاں نکالوں گا پس کیوں ایسا نہیں کیا جاتا کہ ایک کانفرنس کر کے مسٹر نتھو انجیل میں یہ اصلاح پیش کریں کہ یہ ہمارا دین گالیوں کا دینا ہے۔ بیس گالیاں۔ چالیس گالیاں۔ سو گالیاں“ انجیل میں آئے دن اصلاح تو ہوتی ہی رہتی ہے پہلے جو بائبل ہند میں شائع کی گئی تھی اس میں اور آج والی میں بہت جگہ الفاظ کا فرق ہے۔ ولایت میں بھی اصلاح شدہ بائبل شائع ہوئی ہے اگر ایک اصلاح ہمارے خوشابی مہربان کی بھی مان لی جائے گی تو پادری صاحبان کا کیا حرج ہے

اکلوتے کی اکلوتی دعا

وارث دین یسوعی صاحب نے اپنی دعاؤں کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنے کی چوتھی کتاب شائع کی ہے ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ بیمار کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ اچھا ہو جاتا ہے اس کتاب میں صرف تصدیق نامے ہیں اور کچھ نہیں بات تو اچھی ہے کہ کسی کو فائدہ ہو لیکن ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یسوع کی اپنی دعا تو بقول مؤرخین متی مرقس وغیرہ قبول نہ ہوئی حالانکہ جہاں تک تاریخ نویسوں سے پتہ لگتا ہے اس غریب نے ساری عمر میں ایک ہی دعا مانگی تھی کہ صلیبی موت کا پیالا ٹل جائے اور دعا مانگتا مانگتا زمین پر گر گیا اپنے دوستوں سے بھی التجاء کی کہ دعا کرو۔ اسی میں ساری رات گذر گئی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ بیماروں کو جو اس نے اچھا کیا وہاں اس نے کوئی دعا نہیں کی بلکہ صرف حکم کرتا تھا جس طرح مسٹر نکولا کے تماشہ میں لاہور میں لوگوں نے دیکھا ہو کہ وہ جس کو حکم دیتا وہ سو جاتا۔ جس کو حکم دیتا جاگ وہ جاگتا بعوض ویسے کام مسمریزم اور ہپنوٹزم اس زمانہ میں بہت دکھا رہے ہیں۔ اور اگر اس کا نیک استعمال کیا جاوے تو یہ عمدہ کام ہے اور اگر ایسی قوت سے کسی کے مال مویشی کو ضائع کر دیا جاوے تو وہ اچھا نہیں بہرحال قبولیت دعا کے متعلق ہم سننا چاہتے ہیں کہ کیا کبھی یسوع کی کوئی دعا بھی قبول ہوئی تھی؟ کیونکہ خداوند کے اکلوتے کی اکلوتی دعا جو ہمیں معلوم ہے وہ اس کے برخلاف گواہی دیتی ہے۔

ویدک مت کی توحید

لائل گزٹ ۱۲۔ نومبر کے پرچہ میں رائے زن ہے۔ کہ ”مسلمان مت ویدک دہرم کو ہی آہستہ آہستہ نگل رہا ہے۔“ ہمارے خیال میں معزز ہمعصر نے اپنے مطلب کے اظہار کے واسطے جو پیرایہ اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی کوشش سے ویدک دہرم کے ماننے والے رفتہ رفتہ اپنے اصلی مذہب پر قائم ہوتے چلے جاتے ہیں جناب گورو نانک مہاراج جب حج سے مشرف ہو کر وطن میں تشریف لائے تو انہوں نے ہزاروں ہندوؤں کو بت پرستی سے چھوڑا کر توحید اسلامی پر قائم کر دیا۔ ایسا ہی دیانند جی مہاراج نے اپنی قوم کو جتلا دیا کہ وید توحید کا مذہب رکھتے ہیں۔ بتوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ویدک مت پر چلنے کے مدعیوں کی ایک بڑی جماعت توحید کی طرف قدم بڑھانے لگی ہے اور ہم حسن ظن رکھتے ہیں کہ ویدوں کا اصلی مذہب توحید ہی ہے اور امید کرتے ہیں۔ کہ رفتہ رفتہ سب توحید اسلامی پر پورے طور سے کاربند ہو جاویں گے

سکھ کیوں گرتے جاتے ہیں

معزز ہمعصر لائل گزٹ رقمطراز ہے کہ سکھ دن بدن گرتے جاتے ہیں ”ٹھاکر دوارے بت خانے ان سے نہیں چھوٹے شرادھ وہ کرتے ہیں چھوت چھات کے بندھنوں میں وہ بندھے ہوتے ہیں اوتاروں کو وہ مانتے ہیں بلکہ اپنے ست گوروں سے بھی وہ کئی دیوی دیوتاؤں کو بڑھ چڑھ کر رتبہ دیتے ہیں۔ جنیئو ہر وقت وہ زیب تن رکھتے ہیں۔ غرضیکہ دھوبی کے کتے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے ہو رہے ہیں“ اور ہندو ازم کہا جاتا ہے۔ ہمعصر مذکور اس کا یہ علاج بتلاتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان اپنی تہذیب جداگانہ قائم کریں ان کے رسم و رواج بالکل علیحدہ ہوں اور اپنے ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ علاج کسی حد تک مفید ہو لیکن ہماری رائے میں سکھ صاحبان کو یہ ادبار صرف اس واسطے حاصل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگ پیشوا باوا نانک صاحب مہاراج کے ست بچنوں پر عامل نہیں رہے۔ اور بعض پولیٹکل غلط فہمیاں اور پیچیدگیاں جو مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان واقع ہوئیں۔ ان کو انہوں نے اپنے مذہب کی بناء سمجھ رکھا ہے حالانکہ سچ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی بناء ان اقوال پر ہے جو باوا نانک صاحب نے فرمائے اور سکھائے اور وہ خود ان پر عامل رہے سکھوں کو چاہئے کہ اب جب کہ اہل اسلام کے ساتھ ان کے پولیٹکل جھگڑوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ ان تعلقات کو قائم کریں جو باوا صاحب نے رکھے ہوئے تھے۔ اسلامی فقرا کو ملیں ان کی روحانیت سے فیضان حاصل کریں اسلامی متبرک مقامات پر جایا کریں اور حقیقت اسلام سے آگاہی حاصل کر کے حقیقی نجات کے وارث بن جائیں۔

جلسہ کی طیاری

جلسہ کے متعلق ایک اعلان صدر انجمن کے سکرٹری صاحب نے شائع کیا ہے جو اسی اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوتا ہے جس فراخدلی کے ساتھ سکرٹری صاحب نے احباب احمدیہ کی گذشتہ دینی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور جس درد دل کے ساتھ انہوں نے موجودہ مالی ضروریات کی امداد کی طرف انہیں توجہ دلائی ہے۔ اس پر کچھ زیادہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ قادیان میں آنا ہر موسم اور ہر وقت میں مفید ہے اور جو آتے ہیں اور یہاں رہتے ہیں وہ اس فائدے کو محسوس کرتے ہیں لیکن جلسہ کی برکات ایک جداگانہ رنگ رکھتی ہیں۔ بہت سے مقدس انفاس کا اجتماع اور ان پر حضرت امیر ایدہ اللہ کی دعائیں جلسہ میں شامل ہونے والوں پر ایک خاص رنگ چڑھاتی ہیں جس سے ان کے منازل سلوک بآسانی طے ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں یہ رنگ خاص ہے وہاں اس کی طیاری کے واسطے اخراجات بھی خاص ہیں اور جگہ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر گدی نشین اور سجادہ نشین سالانہ جلسہ یا بالفاظ دیگر عرس شریف صرف اس واسطے کرتے ہیں یا کم از کم اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کے تمام قسم کے سال بھر کے اخراجات کیواسطے کافی رقم ان کے پاس جمع ہو جاتی ہے یہاں کا جلسہ اس غرض کے لئے ہے کہ روپیہ جمع ہو اور نہ اور کوئی دنیوی ملونی اس میں ملانا مقصود ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان خاص اخراجات کا بوجھ آخر قوم کے ہی سر پر ہے اور اس کے نبھانے کی سب سے عمدہ صورت یہی ہے کہ جلسہ سے قبل اخراجات جلسہ کے واسطے خاص طور پر چندہ کیا جاوے بیرونی احباب کے نام سکرٹری صاحب نے یہ اعلان بھیجا ہے امید ہے کہ احباب قادیان بھی اس میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں گے۔ اگر کوئی اور شخص ان سے مانگنے نہ جائے تو اپنے ثواب کو اس طرح زیادہ کر سکتے ہیں کہ خود ہی صدر انجمن کے دفتر محاسب میں جا کر اپنا چندہ جمع کرا دیں۔ دفتر محاسب

مسجد مبارک (چھوٹی مسجد) کے پیچھے ہے۔

عید الضحیٰ

عید قریب آتی جاتی ہے۔ چندہ عید فنڈ اور یہان کے مساکین کے واسطے رقم کھال قربانی کے بھیجنے مین احباب مستعد رہین ان مدات سے ہر سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو خاص امداد حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے کہ پچھلے سالون کی طرح اس سال بھی احباب کی نظر توجہ خصوصیت سے اسطرف رہے گی اور عید کے موقعہ پر جو چندہ ہوگا وہ جلد یہان روانہ کر دیا جاوے گا۔

علماء کی ضرورة

اس زمانہ مین جب کہ ہر طرف یوروپین تعلیم۔ یوروپین لباس اور یوروپین خیالات کا سیلاب قدیمی علوم کو بہائے لے جا رہا ہے وہان اہل اسلام مین ایسے علماء کا بھی قحط ہوتا جاتا ہے۔ جو دینی علوم کے اس کی تمام شاخون مین پورے طور سے ماہر ہون اور مذہبی ضروریات مین قوم کی راہنمائی کر سکین۔ احمدیہ قوم کو خاص ضرورۃ ہے کہ اس طرف توجہ رکھین مسلمانون کی تعلیم یافتہ پارٹی کی نگاہ اس معاملہ مین اسی فرقہ کی طرف اپنی اُمیدین لگائے ہوئے ہے اور ایسے علماء کے طیار کرنے مین حضرت خلیفۃ المسیح خصوصیت سے متوجہ ہین اور بہت سا وقت اسی کار خیر مین گزرتا ہے اس کے بعد مدرسہ احمدیہ مین ہمارے معزز علماء کے زیر تعلیم ایسے علماء کی جماعت طیار ہو رہی ہے۔ قوم کو چاہیئے کہ اپنے مستعد بچون کو بھیج کر اس اصلی اور ضروری کام مین مدد دین اسکے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جہان کی جماعتیں اس امر کو برداشت کر سکتی ہین وہان ایک ایک عالم لوگون کے دین سکھانے کے واسطے متعین کیا جاوے۔ جو احباب کو قرآن و حدیث پڑھائے اور غیرون کیواسطے مبلغ ہو۔

سرحد کی علیحدگی

تقسیم بنگالہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار عام نے رائے دی ہے کہ صوبہ سرحدی کی پنجاب سے علیحدگی کا اثر بُرا ہوا ہے کیونکہ تب سے ڈاکے بہت پڑتے ہین۔ ہماری رائے مین معزز ہمعصر کا یہ خیال درست نہین ڈاکون کے اسباب اور ہین اور موجودہ سرحدی قانون ان کے روکنے کی بہترین ترکیب ہو۔

آج کل کے مُسلمان

مسلمانون کی موجودہ حالت کا نقشہ ایڈیٹر صاحب وکیل ان الفاظ مین کھینچتے ہین۔

"وہ ہم ہین کہ روز بروز قعر تنزل مین گرتے جاتے ہین تعلیم کی ہم مین کمی ہے۔ جاہلانہ زندگی سے ہم کو عار نہین خدا کے احکام ہم بھولے ہوئے ہین قرآن کریم کی مقدس تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اخلاق ہمارے تباہ ہو رہے ہین۔ معاشرت ہماری بگڑی ہوئی ہے سوسائٹی کو ہم نے اخلاقی کمزوریوں کا مخزن بنا رکھا ہے۔ جائدادین ہماری رہن و بیع ہوتی جاتی ہین فسق و فجور مین ہم مبتلا ہین بزرگون کا اندوختہ ہماری وجہ سے تباہ ہو رہا ہے۔ عزت کا احساس ہم کو نہین ہے۔ خود غرضی کی بلائین ہم پر مسلط ہین۔ قومی کامون مین ہم دلچسپی نہین لیتے ذاتیات کا ہم مین زور ہے تباہ کاریون سے ہم کو اُلفت ہے۔ قوم کی عظمت و سربلندی کا ہم کو خیال تک نہین آتا۔ انسانیت و شرافت ہمارے نزدیک بے معنی الفاظ ہین۔ برتری و بزرگی کے جذبات ہم سے مسلوب ہو رہے ہین۔ فلاح و بہبود کا کوئی کام بھی کرتے ہین تو اس کو ناکارۂ محض کی صورت مین چھوڑ دیتے ہین۔ مسلم یونیورسٹی بناتے ہین تو قومی آزادی اور قومیت کے پاک جذبات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہین چندے کے وعدے کرتے ہین۔ تو وفا کو ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہین۔ الیٰ غیر ذالک من المخزیات ... ... کیا ایسے شرمناک تنزل کی زندگی کے ہوتے ہوئے ہم مسلمان کہے جا سکتے ہین۔"

یہ نقشہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو آخری زمانہ مسیح موعود کے وقت اہل اسلام کی حالت کے متعلق کی جا چکی ہے۔ فتدبروا۔

درُست کرلیں

اس اخبار کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر تاریخ بجائے ۲۳۔ نومبر کے ۲۶۔ نومبر غلطی سے چھپ گئی ہے۔ ناظرین درست کرلین۔

وی پی

جیسا کہ ۹۔ نومبر سے اطلاع کی جا رہی ہے۔ یکم دسمبر کا پرچہ سب خریدارون کے نام بابت قیمت سال ۱۹۱۲ء وی پی ہوئیگا امید ہے کہ سب صاحبان وصول کر کے مشکور فرما دین۔ لکھا گیا تھا کہ جو صاحب نہ لے سکتے ہون وہ ۲۵۔ نومبر سے قبل اطلاع دین ورنہ بعد مین وی پی واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں۔ اسیواسطے یہ اخبار ایک دن پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔ بجائے جمعہ کے جمعرات کے دن پہونچیگا۔ جن صاحبان کے خط ممانعت کے آگئے ہین۔ یا جن کے ۵ دسمبر تک پہونچ جائین گے ان کے نام اخبار وی پی نہ کیا جاویگا۔

دندان سازی کی تلاش

ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہین کیا کوئی صاحب احمدی دندان ساز ہین یا کسی احمدی بھائی کے کوئی ایسے شناسا دندان ساز ہین جو خیر خواہی اور محبت کے ساتھ دوسرے کو کام سکھلانے مین بخل نہ کرین۔

انصار بدر

احباب بدر کے واسطے خریدار بنانے مین ساعی ہون اور مالی امداد سے مشکور فرما دین۔ کیونکہ بدر کی مالی حالت اچھی نہین ہے اس وقت قیمت کی ادائگی بھی ایک نصرة ہے۔ منشی قدرت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ سے تحریر فرماتے ہین "وی پی اخبار بدر موصول ہوا۔ وصول کر لیا گیا۔ عاشقان بدر میرے خیال مین وی پی کو واپس کرنا درست نہین سمجھتے۔"

رخصت جمعہ

رخصت جمعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے جو میموریل لکھا تھا اس کی تائید ہر طرف سے ہو رہی ہے۔ اس ہفتہ مین انجمن اسلامیہ ہوشیارپور نے اس کی تائید مین ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

رسیدزر

۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء ۔ محمد شعبان صاحب ۲۳۶۷ للعہ

۹ " " " ۔ فتحداد صاحب کلرک ۲۷۰۷ عہ

۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء ۔ غلام مجتبےٰ صاحب احمدی از افریقہ بابت قیمت فتح داد و فتح محمد ۔ غلام مجتبےٰ ۔ عـــــہ

۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

عبدالمجید خان صاحب کمپونڈر عہ ۔ مکرم پیر بخش صاحب عاعہ

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء ۔ شیخ کلن صاحب احمدی ۳۸۲۲ عہ

۱۸۔ " " " ۔ امیر حسن صاحب گنر ۱۴۷۶ صمہ

۲۴۔ " " " ۔ شیخ عبدالرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ

۲۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

جہانگیر خان صاحب سگنیلر عہ ۔ میان احمد صاحب ۳۵۱ عہ

۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ۔ بنگلور لشکر .. .. للعہ

ابو عبد اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد عہ

یکم نومبر سنہ ۱۹۱۱ء ۔ منشی غلام رسول صاحب ۲۱۸۲ عہ

۴۔ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

میان میران بخش صاحب ۱۷۷ عہ ۔ حکیم محمد قاسم صاحب ۲۱۳ للعہ

شیخ غلام نبی صاحب ۳۰۱ للعہ ۔ منشی نواب دین صاحب ۶۳ عہ

منشی عبدالرحمان صاحب ۶۸۱ للعہ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۷۰۹ عہ

منشی گلاب خان صاحب ۸۰۲ للعہ ۔ شیخ غلام حیدر صاحب ۱۲۶۵ للعہ

شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴۱۴ للعہ

بدرِ خواتین

ہمارے اخبار کے ناظرین مسز اکمل یا بالفاظ دیگر اہلیہ اکمل کے نام سے بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ اس معزز خاتون کے متعدد مضامین اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ اکمل کی بی بی صاحبہ اُن معدودے چند خواتین میں سے ہیں جو احمدیہ جماعت میں نوشت وخواند کی اچھی قابلیت حاصل کئے ہوئے ہیں وہ اپنی استعداد اور لیاقت کے سبب ایک ممتاز بی بی ہیں اور شامت اعمال سے مسلمانوں کے درمیان عورتوں کا نام لینا ہتک سمجھا جاتا ہے ورنہ ایسی لائق عورتوں کیواسطے دراصل ضروری نہیں کہ وہ شناخت کے واسطے انگریزی طرز کے موافق اپنے خاوند کے نام کے ساتھ مسز کا لفظ لگائیں یا اُردو میں اس کا ترجمہ اہلیہ کے لفظ سے کریں۔ اسلام نے عیسائیت کی طرح عورتوں کی ہستی کو مٹا نہیں دیا کہ نہ ان کا نام ہو۔ نہ انکا ورثہ ہو نہ اُنکا کوئی مال ہو بلکہ اسلامی عورت بہت سے حقوق رکھتی ہے جن کے ذکر کا یہ موقعہ نہیں بہرحال مسز اکمل کے نام خاص کیضرورت نہیں اور اس واسطے بھی نہیں کہ وہ اکیلی مسز اکمل ہیں خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ہمارے ملک میں تعدد ازدواج کا چنداں دستور نہیں کہ کوئی گڑبڑ ہو جانے کا اندیشہ ہو اور اگر دستور ہوتا بھی تو برادر اکمل میری طرح ایسے کمزور جسم کے ہیں کہ شاید ہم جیسوں کے واسطے شرعاً بھی جائز نہ ہو کہ ایک سے زیادہ کا خیال کریں غرض کہ اُنکا نام تو میں لکھ نہیں سکتا اور اگر لکھنا چاہوں تو مجھے ٹھیک یاد بھی نہیں کہ ان کا نام کیا ہے ہاں میری رائے میں عورتوں کیواسطے جائز ہے کہ وہ اپنا نام ظاہر کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے نام کتابوں میں لکھے جاتے حدیثوں میں پڑھے جاتے اور اخباروں میں چھاپے جاتے ہیں تو پھر کیا وہ بےعزتی کے لئے ہیں یا اُنکی عزت بڑھانے کے لئے ہیں۔ میری اہلیہ اپنے خاندان کے پورانے دستور کے مطابق لکھنا پڑھنا نہیں جانتی سوائے اس کے کہ وہ قرآن شریف اور چند فقہی پنجابی کتب کو پڑھنا پڑھانا جانتی ہے یا مثلاً دھوبی کو کپڑے دینے کے وقت کپڑوں کے نام لکھ لیتی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے ساتھ اُسے بہت اخلاص ہے اور سلسلہ احمدیہ کے واسطے وہ غیور اور پرجوش ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرۃ ام المومنین کے حضور میں حاضر ہونے اور حضور کے مقدس کلام سے مستفیض ہونیکا اُسے بہت موقعہ ملا ہے اور قدرت خداوندی سے پہلے ہی اس کے والدین نے اس کا نام **امام بی بی** رکھا تھا کیونکہ اُسے امام زمان کی بیعت سے مشرف ہونے کی توفیق ملنے والی تھی لیکن اسمیں اتنی طاقت نہیں کہ وہ مضمون لکھ سکے اور جو فیض اسے حاصل ہوا ہے اُسے وہ قلمبند کر سکے اور جو خواتین قلمبند کر سکتی ہیں وہ بھی اسطرف کم متوجہ ہوتی ہیں کہ اپنی اس استعداد سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے گھر سے والدہ عزیز عبدالحی نے ایک دو بار مضامین دئے ہیں اور وہ نہائت ہی لطیف مضامین تھے مگر کسی کے ناجائز اعتراض سے ڈر کر یا کم فرصتی کے سبب اُنھوں نے پھر کبھی بدر کے حال پر وہ مہربانی نہیں فرمائی اللہ تعالےٰ اُنکو خوش وخورم رکھے ان کا نام **صغریٰ بی بی** ہے اور چونکہ میں جانتا ہوں کہ اس نام کے اظہار کو وہ برا نہ منائیں گی اسواسطے میں نے لکھ دیا ہے میری ایک ہی بہن ہے اور اس کا نام بھی صغریٰ بی بی ہے خیر یہ ناموں کے اظہار کی بحث بطور جملہ معترضہ ہے اصل مطلب یہ ہے کہ اہلیہ صاحبہ اکمل اپنی بیرونی بہنوں کے ساتھ خط وکتابت کر کے اُنکو یہاں کے مفید حالات سے مطلع کرتی رہتی ہیں اور یہ ایک بڑے ہی خوبی کی بات ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے دگو یہ کام بدر کے ذریعہ سے لیا جائے اور مستورات کے مفید مطلب معلومات جو حضرت خلیفۃ المسیح فرماویں۔ بدر کے ذریعہ سے شائع کئے جاویں تو ہماری معزز خاتون کی محنت کم ہو جاوے اور ثواب زیادہ ہو) قاعدہ ہے کہ خط وکتابت سے جو غائبانہ ملاقات ہوتی ہے وہ ظاہری ملاقات کا طرفین کو شائق بنا دیتی ہے اسواسطے باہر سے آنیوالی خواتین انہیں تلاش کرتی رہتی ہیں اور اب انھوں نے ان خواتین کو ایک نصیحت آمیز خط لکھا ہے جسکی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ہو گی جو خواتین پڑھ نہ سکتی ہوں ان کے اقرباء انہیں سنادیں ہم بڑی خوشی سے اُسے درج ذیل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

قادیان میں آکر میری بہنوں کو کیا دیکھنا چاہئیے

قریباً دو سال ہو رہے مجھ یہاں قادیان شریف میں آئے جو کہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی کا مسکن ہے اور جس کی خار دار جھاڑیاں اہل بصیرت کو خوشنما پھولوں سے زیادہ معطر دکھلائی دیتی ہیں جس کی خاک نے خاک پاک کا معزز نام پایا جس کے اجڈ اکھڑ باشندوں سے نادر قوم دبزرگ شرفاء نے بہنوں کے کمینوں کا فقرہ سنا جس کی کچی بستی نے مدینۃ المسیح سا باحشمت اور بیش قیمت نام حاصل کیا جس کے بظاہر ابتدا عفور تنگ لباسوں نے مہذب ممالک کے لباسوں کو مات کر دیا جسمیں شاہ کہلانے والے گدائی کرنے کو فخر سمجھتے ہیں کئی سید قوم اور سچے ولی اللہ جہاڑو دینا اپنا افتخار جانتے میری بعض بہنیں مجھسے تقاضا کرتی ہیں کہ تم کچھ لکھتیں کہ "تم نے قادیان میں کیا دیکھا" وہ بہنیں کوئی احمدی ہی نہیں بلکہ بعض غیر احمدی۔ جنکے کہ سخت مخالفوں میں رہنے والی بہنیں بھی ہیں جو اس عاجزہ سے حسن ظن رکھتی ہیں اور میری بات کو سچ مان لیتی ہیں سو میں عرض کرتی ہوں میں جو لکھونگی بالکل سچ اور حق بات لکھوں گی ان چند لفظوں میں میں ذرا بھر بھی رنگ آمیزی یا نمائش نہیں کرتی بلکہ بعض بہنوں کے شوق نے مجھ مجبور کر دیا کہ کچھ لکھوں میں حضور مسیح علیہ السلام کے وقتوں کی رونقیں اور جواہرات کے خزانے جو روز زانہ لٹتے تھے نہیں لکھ سکتی کیونکہ حضور علیہ السلام کی پاک محفل میں اتنی دیر رہنا میری قسمت میں نہ تھا اِسلئے میں حضور خلیفۃ المسیحؓ کے زمانہ کی باتیں لکھتی ہوں سو میری بہنیں اس میری تحریر میں غلطی دیکھ کر چشم پوشی فرمادیں کہ انسان اور پھر عورت نہائت ناقص اور مجموعہ خطا ہے۔

آہ! کیا مبارک وقت تھا کہ میں اپنی پیاری والدہ مغفورہ سے اجازت لیکے یہاں آئی جس کا میرے دل میں آرزو وشوق اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی فکر میں شبانہ روز گزرتا اور ورد کر دعائیں مانگتی کہ بار آلہی کب تیرے پیاروں کا کلام پاک سنونگی اور کب یہ آرزو کرونگی کہ میرا انجام بخیر ہو مگر آئی صرف چار دن کے لئے تھی مگر حضرت استاذی ومرشدی مولا خلیفۃ المسیح کی بیش قیمت نصائح اور پیاری دل میں اثر کر دینے والی باتوں نے خدا کی قسم مجھے یہیں کا کر دیا۔ آہ! میری والدہ مغفورہ کو میری جدائی کا بے حد صدمہ پہونچا۔ جو مرتے دم تک ان کی زبان پہ جاری تھا۔ مگر میں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اگرچہ کئی لاکھ کے پیر ہیں اور ہم لوگ ان کے ایک اشارہ پر اپنا خون بہانے کو تیار ہیں۔ مگر میں نے ان کی مزاج میں دو چار باتیں خاص طور سے دیکھی ہیں اور بالکل سچی ہیں چاہے کوئی پوشیدہ طور سے دریافت کرے۔

غریبوں کی بھلائی اُن کی خاص عادت ہے غرباء کا لباس سادگی کوئی غریب عورت دیکھیں گے ضرور اس کا حال دریافت فرمادینگے۔ امداد کریں گے۔ یتامیٰ بساکین مسافروں پر خاص رحم کی نظر ہے اور مذکورہ بالا عاجزوں کی خبرگیری اپنا خاص فرض جانتے ہیں۔

غمی اور خوشی اللہ کی طرف سے جانتے ہیں بڑے رحم سے دریافت حال کرتے ہیں پر بری باتوں کو دور کرنے میں خوب ظاہر وباطن کوشش فرماتے ہیں۔ بچوں پر رحم وعفو کی وہ مثال کبھی نہ دیکھی جو کبھی نظر نہ آئی اور حضور کا ایک ہی پر اثر اور موتیوں کے تولنے قابل قول ہے۔ جو اکثر بچوں کی نسبت فرمایا کرتے ہیں کہ بچوں میں تمہاری جتنی عقل نہیں تم نے تو پچیس۔ چالیس پچاس ساٹھ سال میں اتنی عقل سیکھی کہ فلاں چیز نہ بگاڑنی چاہیئے۔ تو بچوں میں ایک دو سال یا پانچ سات سال میں کہاں سے اتنی عقل پیدا ہو۔ معاشرت میں حضور ایسی مثال بے مثل فرمایا کرتے ہیں۔ عورت کی پیدائش ہی ٹیڑھی پسلی سے ہے تو ٹیڑھا پن اس کی قدرتی

عادت ہو اسلئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ عورت کو رحم سے آہستہ آہستہ چشم پوشیون سے سیدھا کرنا چاہیئے اگر اسے سختی سے سمجھایا یا سیدھا کیا جاوے تو جس طرح ٹیڑہی ہڈی سختی سے ٹوٹ جاتی ہے یہ بھی ٹوٹ جاوے گی - غرض کہ مختصر بات یہ کہ ان کے قول فعل اُٹھنے بیٹھنے سونے کھانے پینے سے شان رسولؐ یاد آتی ہے - عادات حضور کی صحابہ کرام سے ملتی ہین - اگر واقف حدیث انسان حضور کی طرز زندگی دیکھے تو عجیب لطف و سرور کو بھرپور ہو جاوے -

اوہو! مین کہان چلی گئی - حضور پرنور کی صفتین تو کہین ختم کرتی چلی جاؤن ختم نہین ہونے لگین اب اپنے شاندار انسان کا گہر دیکھنا چاہیئے مین نے حضور کے گھر مین کوئی نمائشی بات یا اعلےٰ قسم کے دنیاوی عیش و عشرت کے سامان نہین دیکھے - حضرت مسیح علیہ السلام کے گھر مین کوئی عیش و عشرت کا سامان نہین دیکھا - پہلے سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب کی بیوی کی سونے کی پازیب ہے - اور وہ برس کی دو اکٹ پہنتی ہین مگر غلط دو سال مین پہلے ایک مین ہی حضرۃ ام المومنین کو ایسے زیور پہنے نہین دیکھا - نمائشی کپڑا پہنے نہین دیکھا وہ بہت سادگی پسند ہین ان کے مزاج مین بہت کچھ رنگ مسیح علیہ السلام کا ہے - وہ غریبون کی امداد زکوٰۃ خیرات دینے مین قابل رشک ہین - مین نے کئی دفعہ دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ پڑھا کہ دور دور سے فقیر بیان مثلاً کوئی ملتان کی سیدانی زکوٰۃ لینے گلے مین ڈالے یا کوئی زیارت اُٹھانے والی آئی - حضرت ام المومنین نے اسے چپ چاپ دو پیہ دے کر رخصت کیا یہ بھی نہین کہا کرے چپ چاپ اس کی مٹھی مین دیدیا اور خود وہان سے آگے پیچھے ہوگئین اس کی خوشامدانہ دعاؤن کو سنا نہین اور وہ غریبون کی امداد ایسے استقلال سے کرتی ہین کہ ایسی مثالین خاکسار عورتون مین کم دیکھی ہین - ہمارے ہی مکان کے نیچے ایک غریب اندھا بوڑھا رہتا ہے مین دیکھتی ہون - بارش ہو یا آندھی دونون وقت برابر اسے روٹی خود پہنچانے کا انتظام کرتی ہین - اسی طرح کئی غرباء کی پرورش کرتی ہین - عورتون کو مردون کی تابعداری کرنے کی ایسی نصائح کرتی ہین کہ نظیر ملنی مشکل ہے - مین نے ان کو گھرون مین کوئی جائداد جو نمائش اور دنیاوی زندگی کی فضول ہو نہین دیکھی - مگر سوائے ضروریات زندگی کے - وہ نماز کو ایسی سنوار کر پڑھتی ہین کہ قابل رشک - اور ان کی خوبین شرفا اور موسنانہ مین ان کا اپنی بہوؤن سے ایسا عمدہ اور قابل تقلید پیروی سلوک ہے کہ بیٹیون سے ایسا دیکھنے مین کم آیا ہے اور سب سے ایسا ہی ہے - رہی باقی مہاجرین کی حالت سو بہت ان جو لوگ ہجرت کرکے آئے ہوئے ہین - ان کی حالتین اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے وہ کوئی دنیاوی طمع کے لئے نہین آئے - وہ اپنے وطنون مین اپنے عالیشان مکان چھوڑکر یہان صرف اللہ کا نام سننے آئے - وہ بڑی بڑی عزتین رکھتے تھے - مال - دولتین ذات - کنبہ - برادریان چھوڑکر آئے اور یہان کے لوگون سے کمینو اور رذیل لوگ کہلایا - مگر یہین! اس لئے کہ اُنھون نے جان و مال دین پر قربان کر دیا - چنانچہ میرے مکان کے پاس ایک ذلیل قوم کی عورت رہتی ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے - کہ خدا جانے کس کس ملک کے گنوار آکر یہان مولوی بن بیٹھے ہین کہ تمام مکان اُن کے ہو گئے - یہان بعض آنے والی بہنین بھائی جانتے ہون گے یا شاید بعض نے اصل معاشرت مہاجرین کی طرف توجہ نہ کی ہو کہ کیسے کیسے گندے اور خراب مکانون مین کیسے کیسے نازک اور پاکیزہ مزاج لوگ دو دو - تین تین روپے ماہوار کرایہ دے کر رہتے ہین مگر کس لئے - صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے -

میری بہنو! اگر آپ قادیان مین آؤ تو دل مین یہ خیال نہین چاہیئے کہ ادھر روٹی خراب ملتی ہے وہان مکان ستھرا نہین ملتا وہان کی بیبیان بھڑک دار لباس نہین پہنتین - وہان عیش و راحت کی زندگی کے سامان نہین وہان سجے ہوئے کمرے نہین بستر اعلےٰ نہین بلکہ آپکے دلون مین یہ ہونا چاہیئے - کہ جائین اللہ کے لوگون کی زیارت کرین - دینداری کے اصول سیکھین ہین رسول اللہ کا اصل نقشہ دیکھین اور خاص کر صحابہ کرام کے زمانہ کو دیکھین - اگلے دن میری ایک معزز نوازش فرماتے مجھو فرمایا تھا جو مہمان بی بی آتی ہے - وہ نہین پوچھتی ہے کہ ہم نے اسے ملنا ہے - اصل مین تم خط و کتابت رکھتی ہو اسلئے خاتونان احمدی تم کو ملتی ہین - یہان کی شاندار دعوت نہ ہو یا تمہارے سجے ہوئے کمرے نہ دیکھین یا تمہارا پہڑک دار لباس نہ دیکھین تو پھر شاید وہ قدر تمہاری ان کے دل مین نہ رہے - سو میری پیاری بہنو! مین آپ کو نہایت زور سے عرض کرتی ہون کہ اگر آپ ہمارے عمدہ کپڑے عمدہ زیور دیکھنا چاہتی ہو اگر ہمارے شاندار کمرہ دیکھنا چاہتی ہو اگر ہماری نمائشی خوراک کھانا چاہتی ہو تو خدا کی قسم ہم اس سے معذور ہین - ہم یہان لباس دکھانے مکانون کی سجاوٹ دکھانے نہین آئے بلکہ محض اللہ کے لئے آئے ہین اور محض گودڑی پوش فقیر ہو کر بیٹھے ہین جو تین نمائشی ہم ہرگز نہین کرتے آئے - صحابہ کرام رضہ جانثار فداہ کی عادت تھی کہ کوئی مہمان آتا بعض سوکھی روٹی بعض وقت نمک مرچ اس کے آگے رکھدیتے جو بڑی خوشی اور دلی مسرت سے قبول کی جاتی - سو میری یہی دلی آرزو ہے کہ ہم بھی دنیا کے تکلفات چھوڑکر سادہ زندگی بسر کرین اور فقیرانہ زندگی طے کرین - ہم اپنی نمائشین تمام پیچھے چھوڑ آئے ہین - اب ہم گودڑیون مین رہنا بڑا فخر اور بہت بڑی عزت جانتے ہین یہ تو وہی بات ہوئی کہ حضرت سیدنا عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ معمولی طور پر مسجد مین بیٹھے سفیران روم حیرت زدہ ہو گئے تھے کہ یہ فقیرانہ طرز کا انسان امیر المومنین ہے اس حالت معجزانہ سے وہ متاثر ہوکر مسلمان ہو گئے - اللہ اللہ کیا شان کبریائی ہے کہ جلال الدین اکبر اعظم شاہنشاہ کے لئے شاہ سلیم چشتی فقیر سے دعا کروانا ہے - اور پھر بیگم کو اسکے گھر مین ولادت ہونے کو بھیجتا ہے تو پھر جہانگیر سے شہزادہ کا نام شاہ صاحب کے نام پر سلیم رکھا جاتا ہے تو پیاری بہنو! اگر آپ غریبون کی طرز سے متنفر ہو تو خدا کی قسم ہمین کوئی پرواہ نہین ہونی چاہیئے بس اپنے مولیٰ کریم کی رضامندی کا خیال رہے کہ میرا زبردست حکمتون والا رحمٰن مجھ سے ایسا راضی ہو جائے کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور ہمین انہین گودڑیون اور پھٹے کمبلون دوشالے کا مزا نصیب ہو اور وہ مبارک زمانہ آئے کہ ہم گودڑیون کے لعل کہلائین - آمین - والسلام

خاکسار عاجزہ اہلیہ اکمل از قادیان ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء

ردّ افترا
بجواب
رافع الافترا

رافع افتراء ایک چھ سات ورقہ رسالہ پادری ٹامس ہاول بشیر نے حال مین تصنیف کیا ہے جسمین اس نے ہمارے سلسلہ کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ہم احمدیون پر الزام لگایا ہے کہ ہم یسوع پر افترا باندھتے ہین چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ جس عورت نے مسیح کو تیل ملا اس کی نسبت احمدی جماعت اور ان کے امام کا بس اور بازاری عورت لکھنا ایک افتراء ہے - اس کے رد مین ایک رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے خواجہ صاحب نے لکھا ہے - جس مین محقق پادریون اور فاضل مفسران اناجیل کی سند پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ عورت کیسی تھی اس کے علاوہ کفارہ یسوع کا مُردون مین سے زندہ اُٹھنا - مسیح کی آخری دُعا اور اس کے قبول ہونے پر لطیف بحث کی گئی ہے - یہ رسالہ مفت تقسیم کرایا ہے - دو پیسے کے ٹکٹ بغرض محصولڈاک پر مفت ملسکتا ہے - البتہ مصنف کی خواہش ہے کہ اگر بعض بھائی کچھ ٹکٹ بھیجدین تو عیسائی قوم مین اس کی اشاعت ہو جاوے -

عاجز نور احمد - ایجنٹ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ لاہور

دربار دہلی مین آنیوالے احمدی احباب

مطلع رہین کہ دہلی مین نہ تو مقامی انجمن کا کوئی مہمانخانہ ہے نہ موجودہ قلیل التعداد احمدیون کے پاس کوئی ایسی جگہ ہے جہین احباب کو ٹھہرا سکین لہذا جو صاحب بتقریب دربار دہلی آئین وہ اپنے رہنے اور سونے وغیرہ کا قابل اطمینان بندوبست بطور خود کرکے آئیں ورنہ اس نازک موقعہ پر تکالیف اور مشکلات کا پیش آنا یقینی ہے وما علینا الا البلاغ - والسلام -

خاکسار سکرٹری باتفاق ممبران جماعت احمدیہ - دہلی

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گُن گاتے کے دن

موسیقی پر ایک نظر

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے موسیقی پر ایک محققانہ۔ عالمانہ۔ مورخانہ بحث کی ہے۔ جسے ہم فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں +

(ایڈیٹر)

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں۔ کہ آٹھ قوموں نے موسیقی کو لیا ہے مگر یہ سچی بات ہے کہ نفع کسی کو نہیں پہنچا۔ آٹھ قوموں میں سے چار تو نہایت ادنےٰ درجہ پر ہیں اور چار کچھ اچھے طبقہ میں ہیں۔ مگر نفع کسی کو بھی نہیں پہنچا۔ ادنےٰ درجہ میں

(۱) پہلا گروہ جو ارذل ترین ہے وہ راس دھاریوں۔ ناٹک کمپنی والوں کتھک کا وغیرہم +

(۲) دوسرا گروہ ہے کنچنیوں اور کئی قسم کی اور ناچنے والی عورتوں کا۔ وغیرہ۔ وغیرہ +

(۳) تیسرا گروہ بھانڈوں۔ نقالوں کا۔ وغیرہ وغیرہ +

(۴) چوتھا گروہ۔ مراسیوں۔ ڈوموں کا ہے وغیرہم +

اس طبقہ میں راگ کا جو بُرا نتیجہ ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ پرلے درجہ کی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کا منبع و مرجع ہے۔ یہ قومیں ہیں۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہر ایک شخص خود واقف ہے +

دوسرا طبقہ جو اس سے بہتر ہے۔ ان میں (۱) پہلا گروہ ربابیوں کا ہے۔ (۲) دوسرا قوالوں کا۔ (۳) تیسرا گروہ مرثیہ خوانوں اور شاعروں کا۔ جنہوں نے اپنا پیشہ شاعری بنا چھوڑا ہے (۴) چوتھا گروہ قاریوں کا +

ربابیوں کو دیکھو کہ صبح اُٹھ کر دو گھنٹے تک بازار میں چارپائی بچھا کر گلا پھاڑتے ہیں۔ تو لالہ جی ایک پیسہ عنایت فرماتے ہیں۔ قوالوں کا یہ حال ہے کہ کیسی ہی معرفت اور فنائیت دُنیا کی غزل گاتے رہیں۔ مگر خود اُن پر کوئی اثر نہیں ہوتا آپ اُسی طرح گندگیوں میں گرفتار رہتے ہیں۔ مرثیہ خواں اور شاعر پیشہ لوگ سوائے اسکے کہ امیروں کے دروازے کی خاک اُڑایا کریں۔ اور جھوٹ سچ اُن کی خوشامدیں کیا کریں۔ اسکے سوائے انہیں کیا حاصل ہے۔ قاری بھی اکثر محروم رہا کرتے ہیں۔ کوئی بزرگ کیسے ہی قرآن مجید کے معارف اور حقائق بیان کرے اُن کی نظر ہمیشہ حرفوں کے مخارج ہی پر رہا کرتی ہے۔ وہ یہی کہے جاتے ہیں۔ کہ اُس نے تو قرآن کی آیت ہی صحیح قرأت سے نہیں پڑھی۔ یہ کیا معارف بیان کرے گا۔ چنانچہ ایک قاری کا حال لکھا ہے۔ وہ ایک بہت بڑے ولی اللہ سے ملنے چلا۔ جب اُن کے مکان پر پہنچا۔ تو اس وقت وہ صبح کے فرضوں کی جماعت کرا رہے تھے۔ اس نے بھی نماز پڑھنی تھی پیچھے جا کھڑا ہوا۔ وہ بیچارے سیدھے سادھے طور پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ قاری صاحب نے جو سُنا۔ تو نیت توڑ کر چلتے بنے۔ کہنے لگے کہ اسے تو قرآن بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا یہ کس طرح ولی اللہ ہو سکتا ہے۔ واپس چلا گیا۔ تو رویا میں اُسے بتایا گیا۔ کہ اگر یہ دو رکعت اُس شخص کے پیچھے پڑھ لیتا تو نجات پا جاتا۔ مگر تو اپنے ہاتھ سے خود ہی محروم رہ گیا۔ غرض موسیقی نے نقصان ہی پہنچایا۔ نفع نہیں دیا۔ اسی لئے اسلام نے جو خدا کی طرف سے سچا اور حکیمانہ مذہب تھا۔ اس کو پسند نہیں کیا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی گا بجا کر خدا کا مقرب بن گیا ہو۔ ایک دفعہ ایک بزرگ سے جو بھیرہ میں رہتے تھے۔ ایک مولوی بحث کرنے لگا۔ کہ حضرت سبحان اللہ راگ تو بس انسان کو پانی کی طرح بہا کر خدا تک پہنچا دیتا ہے۔ اور راگ کی بہت سی فضیلتیں سُنائیں اور اس کو کارِ ثواب بتلایا۔ وہ بزرگ اُس مولوی کو لیکر چل کھڑے ہوئے۔ شہر میں ایک نامی گرامی طوائف رہتی تھی۔ اُس کے مکان پر جا پہنچے۔ وہاں وہ کنچنی اپنے مراسی اُستادوں سے تعلیم لے رہی تھی۔ یہ بزرگ بمعہ اُس مولوی صاحب کے اُس کنچنی کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ وہ انہیں جانتی تھی۔ کہ بڑے خدا رسیدہ ہیں۔ حیران ہو گئی۔ یہ اُس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ بڑے بزرگ ہیں۔ خدا رسیدہ ہیں۔ ولی ہیں۔ وہ کنچنی توبہ توبہ کرنے لگی۔ کہنے لگی۔ آج مجھ سے کیا خطا ہوئی جو مجھ کو اس طرح خطاب ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ آپ بڑی ولی ہو۔ ایک میری درخواست ہے۔ وہ شرما گئی۔ کہنے لگی حضور فرمائیے۔ انہوں نے کہا۔ یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی اور ماں بہن کو بھی تم گانے بجانے کی تعلیم دو۔ تاکہ وہ بھی تمہاری طرح اِس کی برکت سے خدا رسیدہ ہو جائیں۔ غرض مولوی صاحب بڑے نادم ہوئے اور مبہوت رہ گئے +

بعض دفعہ اس عاجز سے بھی بعض شخصوں نے یہ سوال کیا کہ اگر راگ سے کچھ بھی نفع نہیں۔ تو بعض صوفیا نے جنکی بزرگی مسلمہ ہے کیوں راگ سُنا ہے۔ اس کے جواب میں کچھ گزارش کرتا ہوں +

اصل میں بات یہ ہے کہ موسیقی کا اور دِل کے جذبات اور ولولوں کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے۔ مثل مشہور ہے کہ گانا اور رونا کسے نہیں آتا۔ جیسے رونا ایک دلی جذبہ کا اظہار ہے۔ اسی طرح گانا بھی دلی جذبات کا اظہار ہے۔ اسی لئے دیکھو جنگلی سے جنگلی وحشی سے وحشی اقوام میں بھی گانا موجود ہے۔ اور اُس قوم کے خیالات اُن الفاظ میں جو گائے جاتے ہیں صاف جھلکتے ہیں۔ پھر جس جس طرح جوانی کی مستی سر پر چڑھتی ہے اُسی طرح گانے بجانے کا جوش بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔ اب جس طرح دلی جذبات سے گانا پیدا ہوتا ہے۔ اُسی طرح گانے کا اثر دلی جذبات پر پڑتا ہے۔ اِس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ گانے کا اثر دِل پر ضرور پڑتا ہے اور یہ دل کے ولولوں اور جذبات میں جوش اور ہیجان پیدا کر دیتا ہے اور اُن کو ابھارتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جو بھی جذبات دِل میں موجود ہوں۔ وہی جوش میں آتے ہیں۔ یہ دل کو صاف نہیں کرتا۔ بلکہ صرف دِل کے موجودہ جذبات کو جوش میں لاتا ہے۔ اگر محفل بزم میں شہوت کے جذبات کو ابھارتا ہے اور بدمست کر دیتا ہے تو میدان رزم میں غضب کے جذبات کو ایسا تیز کرتا ہے کہ انسان کشت و خون کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اِسی لئے فوجوں میں بھی آج کل باجا رکھا گیا ہے۔ اسلام نے اِسی لئے اِسے اچھا نہیں سمجھا۔ کیونکہ دُنیا میں ایسے اِنسان بہت ہی کم ہیں جو نفس امارہ کے ہاتھ سے بکلی آزاد ہو گئے ہوں۔ اور اُن کے دل ہر ایک قسم کے نفسانی جذبات سے بکلی پاک ہو گئے ہوں۔ کثرت کے ساتھ حالت یہی ہے کہ دل جذبات نفسانی سے لبریز ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک شخص خود اپنے قلب کی حالت کو سمجھ نہیں سکتا۔ اُس کے قلب میں بعض کمزوریاں بعض جذبات کچھ ایسے مخفی ہوتے ہیں کہ وہ خود

اِس سے بے خبر ہوتا ہے اور اُس طرح اُس کے اثر سے بچا رہتا ہے۔ مگر جب دلی جذبات میں جوش پیدا ہوتا ہے تو چھپے ڈھکے سوتے جاگتے سارے ہی جذبات اُبل پڑتے ہیں۔ اور انسان طرح طرح کے گناہوں میں گرفتار ہو جاتا ہے گانے کی مثال ایک آگ کی ہے۔ اور قلب کی مثال ایک برتن کی ہے۔ جس میں کچھ پانی بھرا ہے۔ اگر اُس برتن کو آنچ دیجائے۔ تو پانی میں اگر خوشبو ہے تو وہ خوشبو دے گا۔ مگر اُس پانی میں اگر کچھ بھی پیشاب یا گندگی کی ملاوٹ ہے۔ تو خطرناک بدبُو پھیلے گی۔ یہی حال قلب کا ہے۔ بڑے بڑے صوفی لوگوں میں سے اگر بعض نے راگ سُن لیا۔ تو بوجہ قلب نہایت صاف اور ہر ایک قسم کی گندگی سے پاک ہونے کے اُن کو ایک وجد کی حالت میسر ہوگئی۔ اُن کے جذبات پاک تھے۔ اُن سے تو خوشبو ہی اُٹھنی تھی۔ اور دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے راگ سُنا ہی کب وہ تو پہلے سے ایسی حالت میں بیٹھے تھے کہ ایک نغمہ کے کان میں پڑتے ہی اُسکی حقیقت کو پاکر حالت وجد میں چلے گئے۔ پھر گانے والے بکتے رہے انہیں خبر ہی نہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں بن سکتا۔ دوسرے لوگ جن میں مخفی در مخفی گندگیاں بھری ہوئی ہیں۔ وہ سوائے اس کے کہ بدبو پھیلے کبھی فایدہ نہیں اُٹھا سکتے چنانچہ آجکل لوگوں میں تو ہم نے یہی دیکھا۔ کہ شہوت کے جذبات کو ہی تحریک ہوتی ہے۔ راگ محبّت کو جگاتا تو ضرور ہے۔ مگر سب سے پہلے محبّت کا آماجگاہ اکثر وہ گانے والا یا گانے والی بنجاتی ہے۔ اربابِ نشاط اور تھیٹروں اور سوسائیٹیوں میں جنہوں نے گانا بجانا اپنا مسلک بنا رکھا ہے یہ گند تھا سو تھا۔ اب تو بعض دفعہ یہ بھی غضب سُنا گیا کہ فلاں خوش آواز واعظ ایک عورت بھگا لے گئے۔ کیونکہ وہ اُن کے گانے پر لٹو ہو گئی تھی۔ یا یہ سُنا گیا کہ کوئی پیر صاحب کسی مراسن یا امرد قوال پر عاشق ہوگئے۔ پردہ پوشی کے لئے یہ افترا بازی کی کہ کہدیا کہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ معاذ اللہ۔ اور گرجوں میں باجا اور گانا جو اثر یورپ میں پھیلا رہا ہے وہ خود ظاہر ہے۔ اسلام تو ایسا مذہب تھا کہ وہ انسان کو گندگی سے نکالنا اور خدا کی طرف لیجانا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے تو ایسے عامہ اصول قایم کرنے تھے جس سے سب فائدہ اُٹھائیں۔ خاص خاص شخص مستثنیات میں ہوتے ہیں۔ اُن پر قاعدہ نہیں بنا کرتا۔ مانا کہ موسیقی اپنی ذات میں بُری چیز نہیں۔ جس طرح خدا نے حُسن اور تناسب اعضا ایک نعمت بخشی ہے اِسی طرح خوش آوازی اور اُس کی ترتیب ایک نعمت ہے۔ مگر جو ان کا اثر قلب پر جاکر پڑتا ہے وہ سوائے خاص حالتوں کے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے حُسن کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے جہاں پردہ اور نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ وہاں خوش آوازی کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے گانے بجانے سے روکدیا۔ اسلام تو پاکیزگی سکھاتا ہے اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ایک سالک راہ طریقت اپنے نفسانی جذبات کو دبائے نہ کہ اُن کو اُبھارے۔ لہذا یہ بات غلط ہے کہ گانا طریقت کی راہ پر چلنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ لوگ جو فنائیت کے رتبہ پر پہنچ گئے اور اُن کے کل نفسانی جذبات پر موت طاری ہو چکی۔ اُس حالت میں اگر اُن میں سے بعض نے گانا سُن لیا۔ تو ایک وجدانی کیفیت پیدا کرنے کے لئے تھا۔ نہ کہ طریقت کی راہ کو طے کرنے کے لئے۔ پھر یہ ایک شخصی حالت تھی۔ انبیاء جو دُنیا کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور سب سے بڑھکر ہمارے حضرت نبی کریم صلعم جن کو خدا نے اپنے کلام پاک میں اسوۂ حسنہ فرمایا۔ انہوں نے یہ طریقہ نہیں اختیار کیا۔ بلکہ وہاں تو وجدانی کیفیت بھی پیدا کرنے کے لئے خدا کے کلام سے ہی کام لیا گیا۔ اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ جب اللہ کا ذکر کیا گیا دل تڑپ اُٹھے۔ راگ کا تکلّف یہاں کوئی نہیں رکھا۔ محبّت کا انتہائی مرتبہ تو یہی ہے کہ یار کے نام سے ہی دل گرما جائے۔ کسی تکلّف کی حاجت نہو +

راقم عاجز

بشارت احمد عفی عنہ

مُلّانونکی کرتوت کا ایک نمونہ

بڑے بڑے مُلّاں تو شہروں میں پھر کر لوگونکو لوٹتے ہیں اور چھوٹے مُلّاں کسی گاؤں میں ڈیرہ جماکر اپنا حلوا مانڈہ اُڑاتے ہیں۔ قسم ثانی کے ملانوں میں سے ایک کے حالات ہمارے ایک دوست نے لکھے ہیں جو تفریح ناظرین کے واسطے درج ذیل ہیں +

(ایڈیٹر)

۱۷۔ دن ہوئے۔ ہمارے گاؤں چک نمبر ۱۹۵ جنڈانوالہ رکھ برنچہ میں ضلع گوجرانوالہ کے ایک مشہور قصبہ ایمن آباد سے قصاب قوم کے ایک مولوی صاحب جو مہر علی گولڑی والے کے خادم اور جنکا نام نامی خدابخش ہے آئے ہوئے ہیں۔ علم تو چنداں نہیں رکھتے۔ مگر جس روز کے یہاں آئے ہیں۔ اُسی دن سے اِس قدر شور مچا رکھا ہے کہ لفظ لفظ پر ہمیں کافر کافر کہتے ہیں آواز میں تھوڑی بہت خوش الحانی بھی ہے۔ وعظ و کلام میں مرغوب حکایات قصے کہانیاں اور کامن مولوی شیخ احمد کے بنائے ہوئے بہت پڑھتے ہیں۔ تھوڑے بہت اِردگرد کے لوگ بھی آجمع ہوتے ہیں ہر وقت ان کے پاس ہجوم اور میلہ لگا رہتا ہے۔ زیادہ تر مجہول مخالفوں میں بھی اس کا تذکرہ ہے کہ احمدیوں کا مال لوٹ لو۔ اِن کو نکال دو۔ یہ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ خدا اور رسول کے مُنکر چہار یار کے دشمن ہیں۔ اِن کو اور ان کے مولویوں کو پکڑ لاؤ۔ یہ اور ان کے مولوی ہمارا ایک ہی لقمہ ہیں۔ گھر گھر۔ ہر گلی کوچہ۔ جا بجا جہاں وہ پہنچتا ہے اور جہاں بیٹھتا ہے۔ ہر فرد بشر سے کہتا پھرتا ہے کہ ہم قادیان میں وہاں کے رہنے والے مولویوں کو زیر کرنے کے لئے چندبار گئے ہیں۔ پر وہ سب مولوی بھی اور ان کا مدار المہام خلیفہ نورالدین صاحب بھی ہمارے جانے پر ٹک چھپ جاتے ہیں۔ ہم پانچ پانچ چھ چھ دن تک وہاں اُن کی جستجو میں رہا کرتے ہیں۔ پر وہ کسی ایسی جگہ میں جا چھپتے ہیں کہ ہمیں ان کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ آخر ہم ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر رہ جاتے ہیں تو لاچار آجاتے ہیں۔ پر ہم کیا کریں۔ ہائے۔ اے لوگو۔ اُن مولویوں میں سے کوئی بھی ہمارے رُوبرو نہیں آتا۔ ورنہ ہم ایک نہ ایک تو ضرور کر ڈالیں۔ اگر وہ ملجائیں تو اُمید ہے بفضل خدا اُنکا یہ سلسلہ جہان سے اُٹھ جاتا کہ اس کی

بیخکنی ہو جاتی۔ اور مدت سے نابود ہوا ہوتا کہ اس کا نام و نشان بھی ڈھونڈھنے سے نہ ملتا۔ غرض بد زبانی۔ بیہودہ گوئی وغیرہ جو کچھ اُس کے مُنہ میں آتا ہے بے تحاشا بکواس کرتا ہے +

(۲) اور چونکہ پہلے ہم کبھی کسی کو کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنی مناسب نہیں سمجھتے۔ نہ کبھی ہمارے خیال میں ہی آتا ہے کہ چھیڑ چھاڑ کریں۔ پر جب مخالف جبراً سینہ زوری سے مجبور کرتے ہیں۔ تو لاچار مقابلہ کرنا بھی ضرور پڑتا ہے اور تنگ آکر مخالفوں کی روک اور تدارک کی تجویز کیجاتی ہے +

مخالف مولوی خواہ مخواہ اس شرط پر آمادہ ہوا۔ کہ میں دو ہزار روپیہ رکھتا ہوں۔ احمدی بھی کسی دوسرے کے پاس رکھیں اور مقابلہ کریں جو فریق غالب آئے اسکو روپیہ بھی دیا جاوے۔ اور شکست خوردہ سب اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں +

ہم نے اس شرط کو قبول کیا۔ اور عرض کی کہ ہمارے جناب مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف شدہ انعامی کتابوں میں سے آپ کسی کتاب کا بلحاظ اُن شرائط تحریر شدہ کے جو آپ نے کی ہیں ردّ کر دیں۔ تو دو ہزار کیا۔ بلکہ دس ہزار کے مستحق ہو جاؤ گے۔ مگر قلم اُٹھانے سے پہلے آپ جملہ اخباروں میں شایع کرا دیں۔ کہ ہم جناب مرزا صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا ردّ کرنے پر آج سے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اِدھر سے ہم احمدی بھی شایع کراتے ہیں کہ فلاں شخص ردّ کرنے کو تیار ہوا ہے اور ہم اِس کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کے ذمہ وار ہیں۔ بشرطیکہ ہر مذاہب کے انصاف پسند عالم فاضلوں میں تیار کردہ ردّ ہر امر میں حضرت صاحب کی تقریر سے غالب ہو +

مولویصاحب نے گپ ماری کہ ایک کتاب کیا ہم تو جسقدر کتابیں حضرت مرزا صاحب کی ہیں۔ دو منٹ میں سب کا ردّ تیار کر دیتے ہیں۔ پر ہمارا پختہ اور مصمم ارادہ اب یہی ہے کہ یہاں کی بحث فایدہ نہیں دیتی۔ عید الفطر پڑھ کر قادیان ہی میں چل پھریں۔ وہاں خلیفہ کے ساتھ مقابلہ اور اُس کے پس و پیش کرنے کے بعد میں یک لخت جملہ کتابوں کا ردّ کر کے فوراً چلا آؤں۔ ہم احمدیوں نے منظور کیا۔ عید پڑھ کر مولوی صاحب کی انتظاری میں ہمراہ لیجانے کو تیار ہوئے۔ مگر دیر تک انتظاری کی۔ پھر مولویصاحب تو انکار کر گئے۔ کہ۔ ہم نہیں جاتے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ مقابلہ فریقین میں اسی جگہ ہوتا کہ سب لوگ سچ کا جھوٹ ہوتا دیکھیں۔ احمدیوں کو واضح ہو کہ قادیان سے مولوی منگا لیں۔ ہم سب کے سوالات کا جواب یک آن دینگے انجا۔ ہم احمدیوں نے یہ بھی منظور کر لیا۔ اور بہلولپور سے چوہدری عبد اللہ خاں نمبردار کو بُلا بھیجا۔ تا کہ وہ آکر نمبرداروں اور باشندگان جنڈانوالہ سے حفظ امن کا وعدہ لیں۔ اور باقی شرط اشراط بھی جو لایق مقرر کرنے کے ہوں اُن سے کر کرالیں +

چوہدری عبد اللہ خاں صاحب معہ چند اشخاص احمدیوں کے بوقت صبح سات بجے سے اوّل اوّل جنڈانوالہ میں پہنچ گئے۔ آتے ہی جنڈانوالہ کے ہر سہ نمبرداراں۔ ہیرا نمبردار { فتا نمبردار۔ عمرا نمبردار محمد بخش سرپنچ } اور دو ایک اور بھی بُلا لئے۔ اور اُن سے مقابلہ کی نسبت ذکر اذکار شروع کیا۔ اور اجازت طلب کی کہ اگر آپ سب کا ارادہ حق دریافت کرنے کا ہو۔ اور نیت نیک حق طلبی اور خدا جوئی کی ہو۔ تو تاریخ مقرر کر لو۔ ہم بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں وہ تاریخ مقررہ پر مناسب سمجھکر جس جس کو چاہیں گے مقابلہ کے لئے بھیجدینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بغض و عناد اور تعصب کسی دل میں نہو۔ دونو طرف سے حق طلبی کی خواہش ہو نہ جھگڑے فساد کی۔ دونو طرف سے آپس میں مولوی لوگ ہی گفتگو کلام کریں کوئی دوسرا نہ بولے اور نہ کوئی شرط روپیہ رکھنے کی بحث پر ہو۔ تو ہم لوگ احمدی عالموں کا منگانا اور مقابلہ کرنا منظور کرتے ہیں کہ علاوہ اشراط مذکورہ کے آپ حفظ امن کے بھی ذمہ وار ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ ہم احکام الٰہیہ کو محض لِلّٰہ ہی سُنانا چاہتے ہیں۔ جس دِل کو اللہ چاہیے گا۔ ہدایت دے گا۔ دل ہی دل منصف رہے۔ فریقین میں کوئی دوسرے منصف مقرر کئے نہیں جائیں گے اِس طرح پر اگر آپ سب کو منظور ہو تو ہم بھی تیار ہیں۔ یہ بات قرار پا کر چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے بمعہ چار اشخاص احمدیوں کے فریق مخالف میں جاکر مولویصاحب کی خدمت میں اذکار مذکورہ بالا کی منظور کرنے کی التجا کی۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا۔ کہ ہم تو خدا کے واسطے سُننے سُنانے کی کچھ خواہش نہیں رکھتے۔ جاؤ۔ ہمارے پاس بیجا درخواست مت کرو۔ تم تو کافر ہو۔ تمہارا مال اسباب لوٹ لینا فرض ہے۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جزاک اللہ ہم تم کو کافر نہیں کہتے اور چلے آئے +

(۳) دس منٹ کے بعد مولویصاحب نے دو پیغام رسانوں کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ اگر منظور ہو تو مباہلہ اس قسم کا ہم کرنے پر تیار ہیں کہ چار آدمی احمدیوں کے اور چار ہمارے الگ الگ کوٹھڑیوں میں دروازے بند کر کے دیئے جائیں۔ تین دن کے بعد جنکی صورت و شکل بدل جائے۔ وہ جھوٹے سمجھے جائیں۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہم بلا اجازت حضرت خلیفۃ المسیح کے کچھ کہہ نہیں سکتے اگر وہ اجازت بخشیں تو ہم مطابق قرآن کریم کے مباہلہ منظور کر لینگے۔ مولویصاحب کی قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کی مرضی ہو تو ہم اپنے ہادینا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ جواب آنے پر مباہلہ کیا جاوے گا۔ مولویصاحب کو چاہیئے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی میدان مباہلہ میں کھڑے ہونے کے لئے بُلا لیں۔ اہل و عیال کا نام سُنتے ہی مولویصاحب بدل گئے کہ ہم نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پردہ ہے۔ کرنا ہے تو ہم اکیلے ہی کرینگے۔ جس طرح ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کو ہم نہیں جانتے +

(۴) مولویصاحب موصوف نے پھر مکرر کہلا بھیجا کہ ہم حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی کسی انعامی کتاب کا ردّ کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ احمدی دس ہزار روپیہ نقد پہلے جمع کر دیں +

چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے تین کتابیں حضرت صاحب کی تصنیف میں سے انعامی پیش کیں (براہین احمدیہ و اعجاز احمدی وغیرہ) اور **دس ہزار روپیہ** گرہ سے دینے کا اقرار نامہ تحریر کر دیا۔ کہ جملہ اخباروں میں قلم پکڑنے سے پہلے شایع کر دو کہ ہم آجکی تاریخ سے حضرت صاحب کی فلاں کتاب کا ردّ کرنے کے لئے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اور فلاں شخص دس ہزار روپیہ ردّ تیار ہونے پر ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ ہم بھی اِدھر سے جملہ اخباروں میں شایع کراتے ہیں۔ کہ مولوی خدا بخش صاحب ایمنآبادی حضرت صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا ردّ تیار کرنے پر قایم ہوئے ہیں۔ اور ہم دس ہزار روپیہ ادا کرینگے۔ بشرطیکہ تمام مذاہب کے عالموں میں بلحاظ اُن شرائط کے جو خود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر

کر دی ہوئی ہیں۔ اگر رد ہر امر میں افضل ہو۔ اور کوئی نمبر بھی نہ ٹوٹے۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلےٰ ہو تو دس ہزار روپیہ دیا جاوے گا۔ ورنہ رد کنندہ سے اسی قدر لیا جاوے گا۔ مولوی صاحب یہاں سے بھی فرنٹ ہوئے۔ اور کسی بات پر قائم نہ ہوئے۔ آخر چوہدری عبید اللہ خانصاحب چار بجے کی گاڑی پر چلے گئے۔ اور شام کو مولویصاحب نے نمبرداران کی معرفت چوکیداروں سے گاؤں میں منادی کرا دی کہ احمدی کافر ہیں حقہ پانی بند۔ ان سے کوئی لین دین نہ کرے نہ پاس بیٹھے۔ ورنہ اس پر تعزیر لازم آئے گی۔ مولویصاحب نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہم کو چھ ماہ قید کر دینے کا سرکار سے اختیار حاصل ہے اور ہم کو ماہوار تین سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ ہم حمایت اسلامیہ لاہور کے اعلےٰ ممبر کمیٹی ہیں مولویصاحب یہ بھی گپ چھڑپ مارتے ہیں کہ ہمارا دس ہزار مرید ہے ایسی ایسی باتیں مولویصاحب ہر جگہ کہتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے تنگ کرنے میں اپنے گزارے کی صورت نکالتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے اور راہ حق پر لاوے +

یکے از احمدیاں
چک ۱۹۵ جنڈانوالہ۔ رکھ برنچہ

انجم کا ستارہ بنارس میں کیوں ٹوٹا

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے لائق ہمعصر اڈیٹر انجم کہاں بنارس کے بخشیوں کے قابو میں آ گئے ہیں۔ ایک نے تو انہیں مکان پر رکھ کر اپنا مطیع بنایا۔ اور دوسرے انہیں کے قرابت دار اب ان کی حقیقت کھولتے ہیں۔ جو درج ذیل ہے +

(ایڈیٹر)

مُحبی مکرمی قبلہ مفتی صاحب دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مولوی انداہل والے اور اُسکے معین و مددگار حاجی قادر بخش کی حالت تو آپ لوگوں پر بخوبی روشن ہے اُن سے جہانتک ہو سکا ہمارے سلسلہ کی مخالفت میں انہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اب جب ہر طرح سے عاجز ہو گئے تو دوسرا پہلو اختیار کیا۔ یعنی غریب الوطن مسافروں اور نو واردوں کے بہکانے اور دھوکہ دینے کی ڈیوٹی اپنے سر پر مڑھ لی۔ چنانچہ جب کوئی مسافر بنارس میں آ جاتا ہے تو اوّل سے شیشہ میں اُتارا جاتا ہے بعدہ اسبات پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ جا کر ہم سے اس غرض سے بحث مباحثہ کرے تا کہ کسی قسم کا جھگڑا فساد ہو۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ع من خوے تنا سم پران پارسا را یا اُنکی دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی امت میں مشہور کریں کہ ہم نے فلاں مولوی بھیجا تھا جسنے احمدیوں کو لاجواب کر دیا۔ المختصر عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ ایک شخص عبد الشکور نامی بنارس میں وارد ہوا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مولوی کے خطاب سے مشہور ہے اور اخبار انجم کا اڈیٹر بھی ہے کسی طرح سے انہوں نے جناب قبلہ مولوی الٰہی بخش صاحب کا نام سُنا اس لئے آپ سے ملاقات کیلئے شہر سے چل پڑے۔ راستہ میں عبد الحمید صاحب احمدی ولد حاجی قادر بخش مذکور سے ملاقات ہوئی۔ بنارس کے ایک وکیل بھی عبد الشکور کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا کہ مولوی عبد الشکور صاحب کو جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملنے کا اشتیاق ہے اُن سے ملاقات کیا چاہتے ہیں۔ اسپر عبد الحمید صاحب نے وعدہ کیا کہ بعد مغرب آپ کو لے چلونگا۔ اس وقت کسی کام کیلئے جاتا ہوں یہ کہکر عبد الحمید تو آگے بڑھ گئے اور وہ وکیل اور مولوی عبد الشکور حاجی قادر بخش کے مکان پر نازل ہوئے پھر کیا تھا۔ بہار آمد کہ از گلبن ہمی بانگ ہزار آید۔ ہمارے مخالف پہلوانوں کی باچھیں کھِل گئیں اور اس موقع کو تو عید سے بڑھ کر سمجھا۔ القصہ مولوی عبد الشکور کو ایسی پٹی پڑھائی گئی کہ "ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد" کا مصرع اُنپر صادق آ گیا۔ اور اُن کا چند منٹوں کا اشتیاق ملاقات تعصب و بغض سے بدل گیا۔ ممکن ہے کہ وہ اس سلسلہ عالیہ سے عداوت پہلے سے رکھتے ہوں۔ مگر اسوقت تو سونے میں سوہاگہ ملگیا۔ معتبر ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرت مولویصاحب سے یہ کہا گیا کہ اگر مباحثہ کی نوبت پہنچ جائے تو حیات مسیح پر گفتگو نہ کیجئے گا۔ شاید یہ خوف تھا کہ حیات ثابت کرنے میں انہیں کی وفات نہ ہو جائے۔ الغرض مولوی عبد الشکور بعد مغرب ہمارے یہاں پہنچے اُسدن انجمن کا روز تھا کل احمدی احباب جمع تھے پہلے اُنہوں نے اِدھر اُدھر کی باتیں کیں چلتے وقت حضرت مولانا صاحب سے دو ایک سوالات کرنیکی اجازت مانگی۔ اُنکو اجازت دیگئی مگر اُنہوں نے اُن جوابوں کے لکھنے میں دیانتداری و ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ اپنی ایسی بہت کچھ بک گئے اور جو کاری چوٹ اُنپر بیٹھی اُسکو بڑے تحمل سے برداشت کر لیا اور درج اخبار نہیں کیا جناب والا ذیل میں چند ضروری نوٹس اُس مضمون کے متعلق جو انجم میں چھپا ہے درج کئے جاتے ہیں +

تین بیٹے اُنکے قادیانی ہو گئے ہیں۔ کیا خوب اگر مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹری چھوڑ کر محکمہ پولیس وغیرہ میں مامور ہو جاتے تو اُنکی خدمتیں نہایت کار آمد و قابلِ قدر ہوتیں۔ کیونکہ یہ اپنی تحقیقات میں ایک نمبر زیادہ ہی رکھتے۔ اجی مولویصاحب اگر آپ تاجر ہی سے پوچھتے تو وہ بتلا دیتے کہ میرے کے بیٹے احمدی ہو گئے اور اس طرح آپ غلط تحقیقات کے الزام سے بچ جاتے معلوم ہوتا ہے کہ سوالونکے دندان شکن جواب سے آپ بالکل گھبرا گئے۔ (حاجی قادر بخش کے دو بیٹے احمدی ہیں) بیٹے باپ کے جانی دشمن الخ۔ مولویصاحب اگر آپ دیانتداری اور ایمانداری سے کام لیتے تو جھوٹے الزام لگانے کے گناہ سے بچ جاتے۔ آپ اسبات کا ثبوت دیں کہ باپ بیٹوں میں اسوجہ سے دشمنی ہو گئی کہ بیٹے احمدی ہو گئے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آپ ہرگز ہرگز نہ دے سکینگے دراصل واقعہ نفاق یہ ہے کہ حاجی قادر بخش نے اپنی کل جائداد اپنی زوجہ ثالث اور اُسکی اولاد کے نام کر دی ہے۔ دو بیٹے جو احمدی ہیں۔ وہ پہلی بی بی سے ہیں۔ جائداد کا جھگڑا ۱½ سال سے ہے یہ لوگ احمدی چار ماہ سے ہوئے ہیں) چند قادیانی اصحاب الخ آپنے بالکل افترا سے کام لیا ہے کہ چند احمدی آپکے پاس بغرض ازالۂ شکوک گئے۔ آپ ایک کا بھی نام نہیں بتلا سکینگے۔ مولویصاحب اگر کچھ ایمان ہو تو کہو کیا تم نے اثنائے گفتگو میں یہ نہیں کہا تھا کہ میں مباحثہ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ میرے چند شکوک ہیں اُنکو رفع کراؤنگا۔ پھر اخبار میں لکھتے ہو کہ میں مباحثہ کرنے گیا تھا مگر مولوی الٰہی بخش صاحب راضی نہیں ہوئے۔!!!

ایک صاحب اُنہیں کی جماعت . . . . مصروف کر دونگا عبد الحمید صاحب احمدی کے ہمراہ مولوی عبد الشکور اور وکیل دونوں آئے اور اُنسے یہ کہا گیا کہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملاقات کرونگا۔ بحث مباحثہ کا بالکل ذکر نہیں تھا۔ مولویصاحب یہ آپکی بالکل من گھڑت ہے شاید احمدیوں کے خلاف جھوٹ بولنا آپ نے جائز رکھا ہے۔ متوسط صاحب نے جنکو یہ معلوم تھا . . . ملتوی رکھیئے۔ ہرگز انہوں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ کل آپ میرے یہاں دعوت کھا کر تشریف لیجایئے آپنے قطعی انکار کیا۔ پہلا سوال۔ جسوقت یہ سوال پیش ہوا حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ مہدی کا ماننا ضروری۔ کیونکہ ضروری کی نسبت پیشگوئی حدیثوں اور خدا کی کتاب سے بھی ثابت ہے مولوی عبد الشکور صاحب نے کہا کہ حدیث نہیں بلکہ قرآن شریف سے ثبوت دیجئے۔ اسپر جناب مولانا صاحب نے آیۃ وعد اللہ الذین اٰمنوا الخ پڑھی۔ عبد الشکور نے کہا منکم سے مراد وہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے۔ تب حضرت مولویصاحب نے آیۃ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ پڑھی اُس نے جواب دیا کہ یہاں منکم کا لفظ عام ہے اور پہلی آیت میں خاص۔ اُسپر ایک دوسرے شخص نے کہا کہ منکم کے معنے آپ دونوں جگہ عام لیجئے یا دونوں جگہ خاص۔ اگر خاص لیتے ہیں تو آپ لوگ تمام دقتوں سے بچ جائینگے اور کلام شریف

جدید پروگرام دربار دہلی

دربار دہلی کا ایک جدید پروگرام سرکاری طور پر شایع کیا گیا ہے جس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

پنجشنبہ - ۷ - دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے ورود مسعود شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ ۳ بجے سے ۵ بجے سہ پہر تک ملاقات مہاراجگان و نوابان۔

جمعہ - ۸ - دسمبر ۱۹۱۱ء ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات مہاراجگان و نوابان شہنشاہ ایڈورڈ آنجہانی کی یادگار کا پتھر نصب کرنے کی رسم سہ پہر کو ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر ڈنر پارٹی رات کے آٹھ بجے۔

شنبہ - ۹ - دسمبر ۱۹۱۱ء - ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات راجگان و نوابان - ساڑھے تین بجے سے پولو اور فٹ بال کے معرکوں کے سیمی فائنل میچ۔

یکشنبہ - ۱۰ - دسمبر ۱۹۱۱ء - ساڑھے ۱۰ بجے - ادائے نماز - ملٹری کیمپ میں

دوشنبہ - ۱۱ - دسمبر - پولو کے میدان میں پلٹنوں کو جھنڈے عطا کرنے کی رسم ساڑھے گیارہ بجے - پولو کا آخری میچ - ۳½ بجے۔

سہ شنبہ - ۱۲ - دسمبر ۱۹۱۱ء - دربار شاہی ۱۲ بجے دن کے سرکاری ضیافت اور ریسپشن ۹ بجے رات کے۔

چہارشنبہ - ۱۳ - دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ پر والینٹر افسران و ہندوستانی افسران فوج کی باریابی شہنشاہ معظم کے کمرے میں - ساڑھے تین بجے - اور بادشاہی میلہ رات کے آٹھ بجے ڈنر پارٹی

پنجشنبہ - ۱۴ - دسمبر ۱۹۱۱ء - ساڑھے دس بجے فوج کا ریویو - ساڑھے تین بجے ہاکی میچ تمغون کا دربار - ساڑھے ۹ بجے رات کے

جمعہ - ۱۵ - دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۱ بجے دن کے معائنہ پولیس میدان پولو میں ۳ بجے سے فوجی ٹورنامینٹ اور وڈوریں ۹ بجے شب کے مکہ بازی کا کھیل معرکہ۔

شنبہ - ۱۶ - دسمبر ۱۹۱۱ء ایک بجے دوپہر شہنشاہ و ملکہ معظمہ کی رخصت دہلی سے۔

ریلوے سروس

دربار میں شامل ہونے والون کی سہولت کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۱۰ نومبر سے ایک نئی ٹرین چلانی شروع کی ہے جو لاہور سے ۹ بجے شام کو روانہ ہو کر براہ فیروزپور - بھٹنڈہ ۸ بجے صبح دہلی دکنگوے سٹیشن) میں پہونچا کرے گی - دس بجے واپس ہو کر دوسری صبح کے دس بجے لاہور میں پہونچیگی۔

سٹرائک بند کرنے کی صحیح ترکیب

کچھ عرصہ ہوا کہ ڈیرہ بابا نانک صاحب اور اس کے گرد و نواح کے دھوبیون نے ایکا کر کے قرار دیا کہ دھلائی کی شرح بڑھا دی جاوے - آیندہ دو پیسہ کی دھلائی دو آنے - کھیس کی دو آنے استری شدہ کپڑا دو پیسے - بچون کا کپڑا ایک پیسہ لیا جاوے - اور اگر کسی دھوبی سے کوئی کپڑا گم ہو جائے تو وہ اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

لیکن شہر والون کو بھی خوب ہی سوجھی اونھون نے بہ اتفاق رائے سے یہ قرار دیا کہ بزاز دھوبیون کو مردے کا کفن نہ دین - اور بنیا کہاں نے مہینے کی چیزین نہ دے یہ جواب سنتے ہی دھوبیون کو ہوش آگئی اور چپ چاپ بدستور سابق کام کرنا شروع کر دیا - (الٰہ آباد گزٹ)

طرابلس کی قاضی کی بیوی اپنے بیٹے کو خط مین لکھتی ہے

اٹلی مین ایک سپاہی کی ماں اپنے بیٹے کو خط مین لکھتی ہے "میرے پیارے

بیٹے افسوس ہے کہ تجھے اپنی خواہش کے خلاف گورنمنٹ کا حکم ماننا پڑے گا ..... میرے بیٹے میری بات کو سن اور میری نصیحت کو سن - فوج مین تجھے آگے بڑھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے - ہمیشہ پچھلی صف مین رہنا اور سامان رسد کے خصوصاً پانی کے نزدیک رہنا" یہ خط اس سپاہی نے اپنے ایک مسلمان دوست احمد رفیق کو فرانس بھیجا ہے اور انھون نے اخبار مین چھپوایا ہے۔

والد جو کل شہید ہو چکے مین - اُنھون نے تجھے اسماء بنت ابی بکر کی داستان سنائی تھی - اسماء نے اپنے بیٹے عبداللہ کو جو نصیحت کی تھی - وہ تمہین یاد ہو گی - مین تم سے اتنی بات کہتی ہون کہ تم بھی انہین کی اولاد ہو جاؤ اللہ کی راہ مین اپنے خاندان کا نام روشن کرو۔

اسماء کی نصیحت یہ ہے - بیٹا جاؤ حق کے لئے جان دے دو تمہارے ساتھی شہید ہو چکے - دنیا مین آخر کب تک رہنا ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

ہمارے قیصر جارج مدینہ مین سوار ہند کو آرہے ہیں ان کی خاطر ترکون نے اپنے مینار روشن کر دیے ہین - دربار دہلی کی طیاریان بڑے زور شور سے ہو رہی ہین دہلی مین ملٹری پولیس کو بلا وارنٹ گرفتاری کا اختیار دیا گیا ہے - دربار کے سبب محمڈن کانفرنس کا اجلاس ۷ - ۸ - ۹ دسمبر کو مقرر ہوا اور مسلم لیگ کا اجلاس مارچ ۱۹۱۲ء مین ہوگا - خبر ہے کہ بہار اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور کی ایک علیحدہ لفٹنٹی قائم کرنے کی تحریک ہوئی ہے - جے پور کی ایک لیڈی ڈاکٹر بسم اللہ خانم صاحبہ نے ٹریپولی جانے کا عزم کیا ہے - ایک اخبار کی تجویز ہے کہ ریل مین سفری گرد اور ہون جو مسافرون کے آرام کا خیال رکھین - بات تو عمدہ ہے بشرطیکہ مسافرون پر اس سے کوئی نیا ٹیکس نہ لگ جائے - لارڈ کچنر نے مصر کا اخبار بند کرا دیا ہے - پٹواریون نے بھی گورنمنٹ مین میموریل دیا ہے کہ تنخواہ کم ہے اور کام بہت ہے - دادا بھائی نے تجویز پیش کی ہے کہ سول سروس کا امتحان آیندہ انڈیا مین ہوا کرے اور یہ بادشاہ کے آنے کی یادگار رہو - مسٹر گزٹ نام ایک اخبار لاہور سے نکلتا تھا معلوم ہوا ہے کہ اب پھر جاری ہے - ہمارے ایک دوست بمبئی سے تحریر فرماتے ہین - کہ امسال حاجیون کو سخت تکلیف پہونچی اس قدر کثیر التعداد مین آگئے کہ جہاز والون نے کرایہ چوگنا کر دیا جن کے پاس تہا وہ چلے گئے - باقی بیچارے ابتک پریشان بھیک مانگتے پھرتے ہین - بخارہ کے حاجی جو سال گذشتہ مین آئے تھے ان مین سے اکثر ابتک بوجہ نہ ہونے کافی روپے کے سڑکون پر پڑے ہین دن کی دھوپ رات کی شبنم مین گذارہ کرتے ہین بارش مین ایک کپڑا تان لیتے ہین اور بڑے میلے رہتے ہین جب انکو دیکھو - جوئین مار رہے ہین - بری حالت ہے اللہ ان پر رحم کرے - زنجبار کے سلطان لنڈن چلے گئے اور تخت سے دست بردار ہو گئے - انتظام سلطنت برٹش کے سپرد کیا - کنانور کے موپلا مسلمانون نے فیصلہ کیا کہ والینٹر فوج کو اپنی مسجد کے آگے سے گذرنے نہ دینگے الٰہ آباد کے وکیل پنڈت سندر لال نے ہندو یونیورسٹی کو دس لاکھ روپیہ دیا۔

جنگ ٹریپولی برابر جاری ہے - جو خبرین مصر اور قسطنطنیہ سے آتی ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اٹلی کا قافیہ تنگ ہو رہا ہے اٹلی فوج اپنی جہازی توپون کی حفاظت مین کنارے پر پڑی ہے

باقی سب ترکون کا قبضہ ہے ترک برابر حملے کرتے ہین اور ہزار ہا اطالین گرفتار قتل اور مجروح ہو گئے ہین - ریوٹر خبرون کے بھیجنے مین سست ہے - روزانہ اخبار عموماً خالی جاتے تھے - ۱۱ - نومبر کو قلعہ حمیدیہ مین سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوئے مگر اطالین لوگون کا سخت نقصان ہوا - ۱۰ - نومبر کو بھی سخت جنگ ہوئی تھی۔

رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی کی چھٹی

رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی سی - آئی - ای کی جو چھٹی اخبار ٹائمز مین شایع ہوئی تھی اور جس کا حوالہ ریوٹر نے اپنے تار مین دیا تھا اس کے الفاظ حسب ذیل ہین یہ بات سلطنت برطانیہ یا عالمگیر امن کی اغراض کے لئے مفید نہین ہو سکتی کہ ٹرکی کے ساتھ اٹلی کی جنگ سے مشرق مین جو نتایج پیدا ہو رہے ہین ان پر پردہ ڈالا جائے اس خیال کی بنا پر مین آپ کی توجہ دو باتون کی طرف منعطف کرنے کی اجازت چاہتا ہون جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے خاص طور پر معنی خیز ہین۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جنگ سے تمام اسلامی دنیا مین بہت بڑا جوش اور رنج اور غصہ کے اظہار مین اس وقت تک مسلمانون کا ضبط قابل تعریف ہے برٹش انڈیا جنوبی افریقہ اور دیگر مقامات مین اٹلی کے غاصبانہ فعل کے خلاف جو عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے ہین ان کی خبر اس ملک کے ان بڑے بڑے اخبارات تک نہین پہونچی جو عام رائے کا آئینہ خیال کئے جاتے ہین - تاہم یہ امر واقعی ہے کہ اسلامی دنیا مین جوش اور غصہ نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ اس کا اثر اسلامی دلون پر گہرا پڑا ہے دوسری بات جو اور بھی زیادہ تشویش اور خطرہ کا پہلو لئے ہوئی ہے یہ ہے کہ اطالوی اس عجیب جنگ پر ایک مذہبی رنگ چڑھانے کے خواہش مند نظر آتے ہین کچھ عرصہ ہوا کہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ پاپائے روم نے اطالوی امیر البحر کو ایک مقدس تسبیح اس غرض سے بھیجی تھی کہ اسے علم بردار جہاز مین اس نیت سے لٹکایا جاوے کہ یہ ترکون پر فتح پانے کی علامت ثابت ہوگی اور اب پاپا کو ان کے ڈیلیگیٹ (امیر البحر) نے اپنے ایک عریضہ مین یہ اطلاع دی ہے کہ طرابلس مین صلیب کا جھنڈا کھڑا کر دیا گیا ہے - اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ چند دن ہوئے - لنڈن مین ایک اطالوی نے ایک بڑے مجمع مین تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ترکون کو یورپ سے خارج کر دیا جاوے اور روئے زمین پر انہین یہودیون کی طرح منتشر کر دیا جاوے اسی قسم کی امیدین اور خواہشین دوسرے مقامات مین بھی ظاہر کی گئی ہین۔

اب مین ان تمام حضرات سے جو عارضی موقع شناسی یا ہنگامی مصلحت پر وہی پر سلطنت برطانیہ کے دیرپا اغراض و مقاصد کو ترجیح دیتے ہین یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ ان دونون باتون کا جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کیا انجام ہوگا؟ مشرقی دنیا مین قیام امن کے لئے بلا شبہ سب سے بڑی ذمہ داری انگلستان پر عاید ہوتی ہے چالیس کروڑ انسانون کی فلاح و بہبود کی باگ انگلستان کے ہاتھ مین ہے اس چالیس کروڑ آبادی مین سے مسلمان پورے دس کروڑ ہین بحیثیت ایک برطانوی رعایا کے مین نے سالہا سال سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہمدردی اور اخوۃ کا رشتہ قائم کرنے کی محنت کی ہے اور مین محسوس کرتا ہون کہ انگلستان کے لئے یہ اہم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی اس بڑی امانت کی خاطر جو اس کے سپرد ہے حتے الامکان اس یکطرفہ جنگ کا خاتمہ جلد ایک ایسے ڈھنگ سے کرا یا جاوے - جو کہ منصفانہ اصول پر مبنی ہو کوئی شخص یہ نہین کہتا کہ انگلستان بین الاقوامی قانون کی حفاظت کے لئے تنہا جنگ کرے لیکن میرا یہ خیال بعید از قیاس نہین ہے کہ جو آواز ظلم اور بے انصافی کے خلاف کامیابی کے ساتھ اکثر بلند ہوتی رہی ہے اب بھی بغیر جابرانہ کارروائی کے اپنی شنوائی کا راستہ نکال

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں قاسم صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد اسمٰعیل مدرس امریکن مشن سکول سیالکوٹ +

میر سید دلدار علی صاحب برادر میر بشارت علی - بشارت منزل حیدر آباد دکن +

عمر صاحب
مرزا عمر صاحب } معرفت محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ظفروال

اہلیہ حسین خاں صاحب - کاٹھ گڈھ ہشیار پور +

احمد خاں صاحب کنسٹیبل - پولیس لائن فیروز پور +

شاہ قاسم علی صاحب - محلہ جلال الدین چک +

محمد علی صاحب اختر قریشی - طالبعلم سکینڈ کلاس مونگیر بنگال +

سید نذیر حسین صاحب وٹرنیری دفعدار - رسالہ شتراں ۵۴ چھاونی لاہور +

محمد منیر الدین صاحب - کلکتہ - ڈاک خانہ مٹیا برج +

مولوی ابوالفضل مظہر حسین صاحب - نونی ہاٹ سنتال پرگنہ +

سردار ولد محمد بخش صاحب - گھالیاں - ستراہ - سیالکوٹ +

سید عمر الدین صاحب دوست محمد راج مستری - سارا گھاٹ اسٹیٹ بنگال

عیدکارڈ - وعید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جسقدر مقبول ہوئے ہیں - اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگا نا بھول جاتے - انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانے پڑتے ہیں چونکہ عید آنیوالی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمایش بھیجدیجئے تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں +

رومال ریشمی مزین اشعار و احادیث سے مزین فی ۶ر درجن للعہ

رومال پارچہ " " " " ۲ " " ۱۲ر

رومال کاغذی " " " " " ۱۰ " ۱۶ر

عیدکارڈ نقاشین جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین فی ا ر درجن ۱۲ار

عیدکارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونے والے فی ۱۰ر درجن ۱۶ر

عیدکارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی ۔ ر درجن ۳ر

المشتہر

مینجر عید کارڈ - و عید رومال - لاہور - اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط وکتابت کریں - باشندگانِ میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال - گندم رنگ جسم اور قد میانہ - ظاہری ہر ایک عیب سے پاک - قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار پخت و پز قطع و برید دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم ازکم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع - میرٹھ - دہلی - مظفر گڈہ - سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ساتھ ۲ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ - ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں - دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہلِ حاجت سید غلام حسین وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو + محمد امین - فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ ۲ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +